چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَۃُ القُراٰن

عَلٰی

کَنزِ العِرفَان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری مدظلہ العالی

حٰمٓ

26

آیات: 35 | رکوع: 04

سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حقانیتِ قرآن کا بیان

حٰمٓ ۞ ١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۞ ٢

حٰمٓ ۞ ١	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۞ ٢
حٰمٓ	کتاب کا نازل فرمانا	عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)

حٰمٓ ۞ کتاب کا نازل فرمانا اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ۞

کائنات کی تخلیق با مقصد اور معین مدت تک ہونے اور کفار کے اعراض کا بیان

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا

مَا خَلَقْنَا	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَاۤ	اِلَّا
ہم نے نہ بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر

ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب حق کے ساتھ ہی

بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ

بِالْحَقِّ (1)	وَ	اَجَلٍ مُّسَمًّى (2)	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	عَمَّاۤ (3)
حق کے ساتھ	اور	ایک مقررہ مدت (تک کے لئے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جس چیز سے

اور ایک مقررہ مدت تک (کیلئے) بنایا اور کافر اس چیز سے

1 ...... آسمان و زمین اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کو حق کے ساتھ پیدا فرمانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں صحیح مقصد اور اعلیٰ درجے کی حکمت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔

2 ...... یہاں مقررہ مدت سے مراد قیامت کا دن ہے جس کے آجانے پر آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب فنا ہو جائیں گے۔

3 ...... اس چیز سے مراد عذاب، یا قیامت کے دن کی وحشت ہے، یا اس سے قرآنِ پاک مراد ہے جو قیامت اور اس کے حساب کا خوف دلاتا ہے۔

بت پرستی کے جواز کے لئے عقلی اور نقلی دلیل پیش کرنے کا مطالبہ

اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

تَدْعُوْنَ	مَّا	اَرَءَیْتُمْ	قُلْ	مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾	اُنْذِرُوْا
تم عبادت کرتے ہو	جن کی	بھلا بتاؤ	تم کہو	منہ پھیرنے والے (ہیں)	انہیں ڈرایا گیا

منہ پھیرے ہیں جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے ○ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ تو کہ اللہ کے سوا جن کی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

لَهُمْ	اَمْ	مِنَ الْاَرْضِ	خَلَقُوْا	مَاذَا	اَرُوْنِیْ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
ان کا	یا	زمین میں سے	انہوں نے بنایا	کیا	دکھاؤ مجھے	اللہ کے سوا

تم عبادت کرتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا ذرہ بنایا ہے یا آسمانوں میں

شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ

اَثٰرَةٍ	اَوْ	مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ [1]	اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ	فِی السَّمٰوٰتِ	شِرْكٌ
بچا کھچا	یا	اس سے پہلے (کی)	تم لاؤ میرے پاس کوئی کتاب	آسمانوں میں	کوئی حصہ (ہے)

ان کا کوئی حصہ ہے؟ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کچھ بچا کھچا علم ہی

بت پرستوں کی گمراہی اور بتوں کی بے بسی کا بیان

مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴﴾ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ

مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ	وَ	صٰدِقِیْنَ ﴿۴﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	مِّنْ عِلْمٍ
(اس) سے زیادہ گمراہ کون جو	اور	سچے	تم ہو	اگر	کچھ علم (ہی لے آؤ)

لے آؤ اگر تم سچے ہو ○ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو

یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	لَهٗۤ	لَّا یَسْتَجِیْبُ [2]	مَنْ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	یَّدْعُوْا
قیامت کے دن تک	اس کی	فریاد نہ سنے گا	(اس بت کی) جو	اللہ کی بجائے	عبادت کرتا ہے

اللہ کی بجائے ان بتوں کی عبادت کرے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں گے

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ مجید توحید کی حقانیت اور شرک کے باطل ہونے کو بیان فرماتا ہے اور یہی بات تمام آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہے، لہٰذا اگر تمہارے پاس بت پرستی کے درست ہونے کی کوئی نقلی دلیل موجود ہو تو اس قرآن سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب پیش کرو جس میں شرک کی اجازت دی گئی ہو اور اگر تم کتاب نہیں لاسکتے تو پہلے لوگوں سے منقول ہوتا ہوا کوئی مستند مضمون ہی لے آؤ جس میں بت پرستی کی اجازت کا ذکر ہو۔

2 ......بت بے جان ہونے کی وجہ سے نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں تو جو ان کی پوجا کرے اس سے زیادہ گمراہ کوئی نہیں۔

روزِ قیامت بتوں کی اپنے پجاریوں سے دشمنی اور انکارِ عبادت

وَ هُمْ عَنْ دُعَآىٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۞ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ

وَ	هُمْ	عَنْ دُعَآىٕهِمْ	غٰفِلُوْنَ ۞	وَ	اِذَا	حُشِرَ	النَّاسُ
اور	وہ	ان کی پوجا سے	بے خبر (ہیں)	اور	جب	اکٹھا کیا جائے گا	لوگوں (کو)

اور وہ ان کی پوجا سے بے خبر ہیں ۞ اور جب لوگوں کا حشر ہوگا

كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِیْنَ ۞

كَانُوْا	لَهُمْ	اَعْدَآءً	وَّ	كَانُوْا	بِعِبَادَتِهِمْ	كٰفِرِیْنَ ۞
(تو وہ بت) ہوں گے	ان کے	دشمن	اور	ہو جائیں گے	ان کی عبادت کا	انکار کرنے والے

تو وہ بت ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے ۞

کفار کا قرآنِ کریم پر کھلا جادو ہونے کا الزام

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ

وَ	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	قَالَ	الَّذِیْنَ
اور	جب	پڑھی جاتی ہیں	ان پر	ہماری روشن آیتیں	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے

اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قرآن گھڑنے کا الزام اور اس کا جواب

كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۞ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ

كَفَرُوْا	لِلْحَقِّ	لَمَّا	جَآءَهُمْ	هٰذَا	سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۞ [1]	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ
کفر کیا	حق کے بارے میں	جب	وہ آیا ان کے پاس	یہ	کھلا جادو (ہے)	بلکہ	وہ کہتے ہیں

اپنے پاس آئے ہوئے حق کے بارے میں کہتے ہیں: یہ کھلا جادو ہے ۞ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ

افْتَرٰىهُ [2]	قُلْ	اِنِ	افْتَرَیْتُهٗ	فَلَا تَمْلِكُوْنَ
اس (نبی) نے خود ہی بنالیا ہے اس (قرآن) کو	تم کہو	اگر	میں نے خود ہی بنایا ہوگا اسے	تو تم مالک نہیں ہو

کہ اس (نبی) نے خود ہی قرآن بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: اگر میں نے اسے خود ہی بنایا ہوگا تو تم اللہ کے سامنے

1 ...... قرآنِ کریم کے بارے میں کفار کہتے تھے کہ یہ کھلا جادو ہے۔ ان کی یہ بات باطل تھی جس کی ایک واضح دلیل یہ ہے کہ جادو کی مثل لانا ممکن ہے اور قرآن مجید کی مثل کلام لانا ممکن ہی نہیں، لہٰذا قرآن جادو ہرگز نہیں ہے۔ 2 ...... اس آیت مبارکہ میں موجودہ دور کے ان تمام لوگوں کے لئے بھی جواب موجود ہے جو قرآن پاک کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ اگر بالفرض حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود سے قرآن بنا کر اللہ تعالٰی کی طرف منسوب کر دیتے تو عذابِ الٰہی میں مبتلا ہو جاتے اور جب عذاب نہیں ہوا تو یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ قرآن کلامِ الٰہی ہی ہے۔

لِیْ مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـاؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِؕ

بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ	اَعْلَمُ	هُوَ	شَیْـٴًـا	مِنَ اللّٰهِ	لِیْ
(ان باتوں) کو جن میں تم مشغول ہو	خوب جانتا ہے	وہ	کسی چیز (کے)	اللہ سے (کے سامنے)	میرے لئے

میرے لئے کسی چیز کے مالک نہیں ہو۔ وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم مشغول ہو

كَفٰى بِهٖ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۸﴾

الرَّحِیْمُ ﴿۸﴾	الْغَفُوْرُ	هُوَ	وَ	بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ	شَهِیْدًۢا	بِهٖ	كَفٰى
مہربان (ہے)	بخشنے والا	وہی	اور	میرے اور تمہارے درمیان	گواہ	وہ (اللہ)	کافی ہے

اور میرے اور تمہارے درمیان وہ کافی گواہ ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ○

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدْرِیْ مَا

مَا	مَاۤ اَدْرِیْ (2)	وَ	بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ (1)	مَا كُنْتُ	قُلْ
(کہ) کیا	میں (از خود) نہیں جانتا	اور	رسولوں میں سے کوئی انوکھا (رسول)	میں نہیں ہوں	تم کہو

تم فرماؤ: میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ

یُفْعَلُ بِیْ وَ لَا بِكُمْؕ اِنْ اَتَّبِـعُ اِلَّا مَا

مَا	اِلَّا	اَتَّبِـعُ	اِنْ	بِكُمْ	لَا	وَ	بِیْ	یُفْعَلُ
(اس کی) جو	مگر	میں پیروی کرتا	نہیں	تمہارے ساتھ	نہ	اور	میرے ساتھ	کیا جائے گا

میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ میں تو اسی کا تابع ہوں جو

یُوْحٰۤى اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۹﴾ قُلْ

قُلْ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۹﴾	اِلَّا	اَنَا	مَاۤ	وَ	اِلَیَّ	یُوْحٰۤى
تم کہو	صاف ڈر سنانے والا	مگر	میں	نہیں	اور	میری طرف	وحی کی جاتی ہے

مجھے وحی ہوتی ہے اور میں تو صرف صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ تم فرماؤ:

منکرینِ رسالت کو نصیحت اور علمِ ذاتی کی نفی

منکرینِ قرآن کو تنبیہ

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نت نئے اعتراضات کرنا کفارِ مکہ کا معمول تھا، ان کے جواب میں یہ فرمایا گیا کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں، وہ بھی میری طرح انسان تھے اور کھاتے پیتے بھی تھے۔ 2 ...... اس نفی کی علماءِ کرام نے مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان اللہ تعالیٰ کے یہ بات بتانے سے پہلے کا ہے کہ قیامت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معاملہ کیسا عظیم ہوگا۔ (2) یہاں ذاتی طور پر جاننے کی نفی ہے یعنی خود جان لینے کی اور یہ نفی دائمی اور ابدی ہے، لیکن اس سے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہر چیز

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ كَفَرْتُمْ بِهٖ وَ شَهِدَ

اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	كَانَ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	وَ	كَفَرْتُمْ	بِهٖ	وَ	شَهِدَ
بھلادیکھو	اگر	وہ (قرآن) ہو	اللہ کے پاس سے	اور	تم نے انکار کیا	اس کا	اور	گواہی دی

بھلا دیکھو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم اس کا انکار کرو اور بنی اسرائیل کا

شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَ اسْتَكْبَرْتُمْؕ

شَاهِدٌ (1)	مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	عَلٰى مِثْلِهٖ	فَاٰمَنَ	وَ	اسْتَكْبَرْتُمْ
ایک گواہ (نے)	بنی اسرائیل میں سے	اس (قرآن) پر	تو وہ ایمان لایا	اور	تم نے تکبر کیا

ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا ہے تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۠ ﴿١٠﴾ ع وَ قَالَ الَّذِیْنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿١٠﴾	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے

بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اور کافروں نے

كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَیْرًا

كَفَرُوْا	لِلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا (2)	لَوْ	كَانَ	خَیْرًا
کفر کیا	ان لوگوں کے متعلق جو	ایمان لائے	اگر	(اسلام میں) ہوتی	کوئی بھلائی

مسلمانوں کے متعلق کہا: اگر اس (اسلام) میں کچھ بھلائی ہو

مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَیْهِؕ وَ اِذْ لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ

مَّا سَبَقُوْنَاۤ	اِلَیْهِ	وَ	اِذْ	لَمْ یَهْتَدُوْا	بِهٖ
(تو مسلمان) سبقت نہ لے جاتے ہم سے	اس کی طرف	اور	جب	انہیں ہدایت نہ ملی	اس (قرآن) سے

تو یہ مسلمان اس کی طرف ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور جب ان کہنے والوں کو اس قرآن سے ہدایت نہ ملی

کفار کا مسلمانوں سے متعلق اندازِ کلام اور قرآن پر اعتراض

ع ١

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے جاننے کی نفی نہیں ہوتی۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۹، ص۲۴۹ تا ۲۵۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

1 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں بنی اسرائیل کے گواہ سے مراد حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

2 ...... کفار نے یہ جملہ غریب صحابہ جیسے حضرت عمار، حضرت صُہیب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم وغیرہ کے متعلق کہا کہ اگر قرآن اور دینِ اسلام میں کچھ بھلائی ہوتی تو یہ غریب مسلمان اسلام قبول کرنے میں ہم سے سبقت نہ لے جاتے۔

قرآنِ کریم اور تورات کی عظمت و شان

فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا

فَسَيَقُوْلُوْنَ	هٰذَاۤ	اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١	وَ	مِنْ قَبْلِهٖ	كِتٰبُ مُوْسٰۤى (1)	اِمَامًا
تو اب وہ کہیں گے	یہ	ایک پرانا بہتان (ہے)	اور	اس سے پہلے	موسیٰ کی کتاب	پیشوا

تو اب کہیں گے کہ یہ ایک پرانا گھڑا ہوا جھوٹ ہے ○ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا

وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا

وَّ	رَحْمَةً	وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ	لِّسَانًا عَرَبِيًّا
اور	رحمت (تھی)	اور	یہ (قرآن)	تصدیق کرنے والی ایک کتاب (ہے)	عربی زبان (میں)

اور رحمت تھی اور یہ (قرآن) عربی زبان میں ہوتے ہوئے تصدیق کرنے والی ایک کتاب ہے

توحید و رسالت پر ایمان لانے اور اس پر ثابت قدم رہنے والوں کی جزا

لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢ ج اِنَّ

لِّيُنْذِرَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	وَ	بُشْرٰى	لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢	اِنَّ
تاکہ وہ ڈرائے	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	اور	بشارت (ہو)	نیکوں کے لئے	بیشک

تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوں کیلئے بشارت ہو ○ بیشک

الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ

الَّذِيْنَ	قَالُوْا	رَبُّنَا (2)	اللّٰهُ	ثُمَّ	اسْتَقَامُوْا	فَلَا	خَوْفٌ
وہ لوگ جنہوں نے	کہا	ہمارا رب	اللہ (ہے)	پھر	وہ ثابت قدم رہے	تو نہیں	کوئی خوف

جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے تو نہ ان پر

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝١٣ ج اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ

عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ۝١٣	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	خٰلِدِيْنَ
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے

خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ وہ جنت والے ہیں، ہمیشہ اس میں

1 ..... اس کتاب سے مراد تورات ہے، اس کے پیشوا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت میں تورات کی پیروی کی جاتی تھی اور تورات کا رحمت ہونا ان لوگوں کے لئے تھا جو اس پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کے احکام پر عمل کیا۔

2 ..... ”ہمارا رب اللہ ہے“ کے اقرار سے مراد اللہ تعالیٰ پر مکمل اور صحیح ایمان ہے اور صحیح ایمان میں رسالت پر ایمان بھی داخل ہے اور اس پر استقامت سے مراد یہ ہے کہ مرتے دم تک ایمان پر قائم رہا جائے۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید اور اولاد کے لیے ماں کی قربانیاں

فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

فِيْهَا	جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ (1)	وَ	وَصَّيْنَا (2)	الْاِنْسَانَ
اس میں	بدلہ	(اس) کا جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ہم نے حکم دیا	آدمی (کو)

رہیں گے، انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ

بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا

بِوَالِدَيْهِ	اِحْسٰنًا	حَمَلَتْهُ	اُمُّهٗ (3)	كُرْهًا
اس کے ماں باپ کے ساتھ	بھلائی کرنے (کا)	پیٹ میں اٹھائے رکھا اسے	اس کی ماں (نے)	مشقت (سے)

اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں مشقت سے رکھا اور

حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت کا بیان

وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ

وَّوَضَعَتْهُ	كُرْهًا	وَ	حَمْلُهٗ	وَ	فِصٰلُهٗ	ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا
اور جنا اسے	مشقت (سے)	اور	اس کے حمل	اور	اس کے دودھ چھڑانے (کی مدت)	تیس مہینے (ہے)

مشقت سے اس کو جنا اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بیٹے کا وصف

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ

حَتّٰۤى	اِذَا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗ	وَ	بَلَغَ	اَرْبَعِيْنَ سَنَةً
یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچا	اپنی کامل قوت (کو)	اور	پہنچ گیا	چالیس سال (کی عمر کو)

یہاں تک کہ جب وہ اپنی کامل قوت کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

قَالَ	رَبِّ	اَوْزِعْنِيْۤ	اَنْ	اَشْكُرَ	نِعْمَتَكَ
(تو) اس نے عرض کی	اے میرے رب	توفیق دے مجھے	کہ	میں شکر ادا کروں	تیری نعمت (کا)

تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں

(1)...... نیک اعمال جنت کے حصول کا ظاہری سبب ہیں جبکہ ان کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، لہٰذا جن آیات میں اعمال کے بدلے جنت ملنے کا ذکر ہے ان میں ظاہری سبب کا بیان ہے اور جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنت ملنے کا ذکر ہے ان میں حقیقی سبب کا بیان ہے۔ (2)...... یہاں لفظ ''وصیت'' کا معنی ہے تاکیدی حکم اور احسان کا معنی ہے حسنِ سلوک کرنا۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک میں ان کی خدمت و اطاعت کرنا اور ان کی عزت و تکریم کرنا دونوں داخل ہیں۔ (3)...... اللہ تعالیٰ نے پہلے ماں باپ دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی، پھر ماں کا بطورِ خاص جداگانہ ذکر کیا اور اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں کو

اعمال کی قبولیت اور خطاؤں سے درگزر کا وعدہ

الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

الَّتِیْۤ	اَنْعَمْتَ	عَلَیَّ	وَ	عَلٰى وَالِدَیَّ	وَ	اَنْ	اَعْمَلَ	صَالِحًا
وہ جو	تونے نعمت فرمائی	مجھ پر	اور	میرے ماں باپ پر	اور	یہ کہ	میں عمل کروں	نیک

جو تونے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہے اور میں وہ نیک کام کروں

تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚۛ اِنِّیْ

تَرْضٰىهُ (1)	وَ	اَصْلِحْ	لِیْ	فِیْ ذُرِّیَّتِیْ (2)	اِنِّیْ
توراضی ہو جائے اس سے	اور	نیکی رکھ دے	میرے لیے	میری اولاد میں	بیشک میں

جس سے توراضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی رکھ، میں نے

تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ

تُبْتُ	اِلَیْكَ	وَ	اِنِّیْ	مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾	اُولٰٓىٕكَ
میں نے رجوع کیا	تیری طرف	اور	بیشک میں	مسلمانوں میں سے (ہوں)	یہ لوگ

تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ

الَّذِیْنَ	نَتَقَبَّلُ	عَنْهُمْ	اَحْسَنَ	مَا	عَمِلُوْا	وَ
وہ لوگ ہیں جو	ہم قبول کریں گے	ان سے	(وہ) اچھا کام	جو	انہوں نے کیا	اور

جن کے اچھے اعمال ہم قبول فرمائیں گے اور

نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ

نَتَجَاوَزُ	عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ	فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ	وَعْدَ الصِّدْقِ	الَّذِیْ
ہم درگزر کریں گے	ان کی خطاؤں سے	(یہ) جنت والوں میں (ہوں گے)	سچا وعدہ	جو

ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائیں گے، یہ لوگ جنت والوں میں سے ہوں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بیان فرمایا جو اسے حمل وولادت اور دو سال تک اپنے دودھ پلانے میں پیش آئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولاد پر ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔

1 ...... نعمت پر شکر اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے نیک اعمال کی توفیق بارگاہِ الٰہی سے ہی ملتی ہے، اس لئے ہمیں بھی اس توفیق کی دعا مانگتے رہنا چاہئے۔

2 ...... نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا والدین کو اولاد کے نیک و پرہیز گار ہونے کی دعا اور انہیں نیک بنانے کی عملی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

کافر بیٹے کا رویہ اور مومن والدین کا حال

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾	وَ	الَّذِيْ	قَالَ [1]	لِوَالِدَيْهِ	اُفٍّ	لَّكُمَآ
اِن سے وعدہ کیا جاتا تھا	اور	جس نے	کہا	اپنے ماں باپ سے	اُف	تم دونوں کیلئے

ان سے کیا جاتا تھا○ اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا: تمہارے لئے اُف (تم سے دل بیزار ہو گیا ہے)

اَتَعِدٰنِنِیْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ

اَتَعِدٰنِنِیْۤ	اَنْ	اُخْرَجَ	وَ	قَدْ	خَلَتِ	الْقُرُوْنُ
کیا تم ڈراتے ہو مجھے	کہ	میں نکالا جاؤں گا	اور (حالانکہ)	تحقیق	گزر چکے	کئی زمانے

کیا مجھے ڈراتے ہو کہ میں نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے

مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ

مِنْ قَبْلِیْ	وَ	هُمَا	يَسْتَغِيْثٰنِ	اللّٰهَ	وَيْلَكَ	اٰمِنْ
مجھ سے پہلے	اور	وہ دونوں	فریاد کرتے ہیں	اللہ (سے)	(اور بیٹے سے کہتے ہیں) تیری خرابی ہو	ایمان لے آ

کئی زمانے گزر چکے ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں، (اور بیٹے سے کہتے ہیں) تیری خرابی ہو، ایمان لے آ،

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾

اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	فَيَقُوْلُ	مَا	هٰذَآ	اِلَّآ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾
بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو وہ کہتا ہے	نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی کہانیاں

بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں○

منکرین آخرت کا انجام

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	حَقَّ	عَلَيْهِمُ	الْقَوْلُ	فِیْۤ اُمَمٍ	قَدْ
یہ لوگ	وہ ہیں جو	ثابت ہو گئی	ان پر	بات	(یہ ان) گروہوں میں (شامل ہیں)	تحقیق

یہ وہ لوگ ہیں جن پر بات ثابت ہو چکی ہے (یہ) جنوں اور انسانوں کے

1 ...... سابقہ آیات میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بیٹے کا وصف بیان ہوا اور اس آیت میں اس بیٹے کا ذکر کیا گیا جو انتہائی سرکش اور والدین کا اس قدر نافرمان تھا کہ جب انہوں نے اسے دینِ حق کی دعوت دی، قیامت اور حشر و نشر کو تسلیم کرنے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا اور تکبر کیا، والدین نے بارگاہِ الٰہی میں فریاد کی اور بیٹے کو سمجھایا تو وہ انہیں جھٹلاتے ہوئے کہنے لگا کہ جسے تم اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہہ رہے ہو اس کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جنہیں کتابوں میں لکھ دیا گیا ہے۔

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا
جو گزر گئے	ان سے پہلے	جنوں اور انسانوں میں سے	بیشک وہ	تھے

ان گروہوں میں (شامل) ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں، بیشک وہ

خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْاۚ

خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	لِكُلٍّ	دَرَجٰتٌ	مِّمَّا	عَمِلُوْا
نقصان اٹھانے والے	اور	سب کے لیے	درجات (ہیں)	(اس کی) وجہ سے جو	انہوں نے عمل کیے

نقصان اٹھانے والے تھے ○ اور سب کے لیے ان کے اعمال کے سبب درجات ہیں

وَ لِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

وَ	لِیُوَفِّیَهُمْ	اَعْمَالَهُمْ	وَ	هُمْ	لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ
اور	تاکہ (اللہ) پورا دے انہیں	ان کے اعمال (کا بدلہ)	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	اور

اور تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں ہوگا ○ اور

یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِؕ اَذْهَبْتُمْ

یَوْمَ	یُعْرَضُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	عَلَى النَّارِ	اَذْهَبْتُمْ
(جس) دن	پیش کیے جائیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	آگ پر	تم لے چکے

جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا) تم اپنے حصے کی

طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَاۚ فَالْیَوْمَ

طَیِّبٰتِكُمْ (1)	فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا	وَ	اسْتَمْتَعْتُمْ	بِهَا	فَالْیَوْمَ
اپنی پاک چیزیں	اپنی دنیا کی زندگی میں	اور	تم نے فائدہ اٹھالیا	ان سے	تو آج

پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے تو آج

روزِ قیامت سب کو اعمال کے مطابق درجات ملیں گے

جہنم پر پیشی کے وقت کفار کو ملامت

(1)......اس آیت میں دنیاوی لذتوں اور عیش و عشرت میں منہمک رہنے پر کفار کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ مسلمانوں کو بھی دنیا کی لذتوں اور عیش و عشرت میں منہمک ہونے سے بچنا چاہئے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اور امت کے دیگر نیک لوگ دنیا کے عیش و عشرت اور اس کی لذتوں سے کنارہ کش رہتے اور زہد و قناعت والی زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے تھے تاکہ آخرت میں ان کا ثواب زیادہ ہو۔ یاد رہے کہ دنیا کی لذیذ اور پسندیدہ حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانا مباح ہے اور اچھی نیت کے ساتھ باعثِ ثواب بھی ہے البتہ افضل و اولیٰ یہی ہے کہ دنیا کی حلال لذتوں میں بھی پڑ جانے سے احتراز کیا جائے۔

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ

تُجْزَوْنَ	عَذَابَ الْهُوْنِ	بِمَا	كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ	فِي الْاَرْضِ
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	ذلت کا عذاب	(اس کے) سبب کہ	تم تکبر کرتے تھے	زمین میں

تمہیں ذلت کے عذاب کا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ تم زمین میں ناحق

ع-٢

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سرزمین احقاف میں اپنی قوم کو تبلیغ و نصیحت

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ

بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	اذْكُرْ
حق کے بغیر، ناحق	اور	(اس) لئے کہ	تم نافرمانی کرتے تھے	اور	یاد کرو

تکبر کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمانی کرتے تھے ○ اور عاد کے

اَخَا عَادٍؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ

اَخَا عَادٍ[1]	اِذْ	اَنْذَرَ	قَوْمَهٗ	بِالْاَحْقَافِ[2]	وَ	قَدْ
عاد کے (قومی) بھائی (کو)	جب	اس نے ڈرایا	اپنی قوم (کو)	احقاف (کی سرزمین) میں	اور	بیشک

ہم قوم کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ڈرایا اور بیشک

خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

خَلَتِ	النُّذُرُ	مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ	وَ	مِنْ خَلْفِهٖۤ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّا
گزر چکے	ڈر سنانے والے	اس سے پہلے	اور	اس کے بعد	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر

اس سے پہلے اور اس کے بعد کئی ڈر سنانے والے گزر چکے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت

قوم کی طرف سے جواب اور عذاب کا مطالبہ

اللّٰهَؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوْۤا

اللّٰهَ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾	قَالُوْۤا
اللہ (کی)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تم پر	بڑے دن کے عذاب (کا)	انہوں نے کہا

نہ کرو، بیشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ انہوں نے کہا:

1 ...... یہاں عاد کے بھائی سے مراد عاد کی قوم اور قبیلہ کا فرد ہے اور وہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ آپ کا پورا نام عبد اللہ بن رباح بن الخلود بن عاد ہے۔

2 ...... قومِ عاد کی ریگستانی بستیوں کا نام احقاف ہے۔ یہ جگہ عمان اور عدن کے درمیان سمندر کا ساحل ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یمن میں حضر موت کے پاس ایک وادی ہے۔

مطالبۂ عذاب، حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا

اَجِئْتَنَا	لِتَاْفِكَنَا	عَنْ اٰلِهَتِنَا	فَاْتِنَا بِمَا
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ پھیر دو ہمیں	ہمارے معبودوں سے	تو لے آؤ ہمارے پاس جس کی

کیا تم اس لیے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو، اگر تم سچے ہو

تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ

تَعِدُنَاۤ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۲﴾	قَالَ	اِنَّمَا الْعِلْمُ
تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	اس نے کہا	(اس کا) علم صرف

تو ہم پر لے آؤ جس کی تم ہمیں وعیدیں سناتے ہو ○ فرمایا: علم تو اللہ ہی کے

عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اُبَلِّغُكُمْ	مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ	وَ
اللہ ہی کے پاس (ہے)	اور	میں تبلیغ کرتا ہوں تمہیں	(اس کی) جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا	اور

پاس ہے اور میں تمہیں اسی چیز کی تبلیغ کرتا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے

بادل کی شکل میں عذاب آیا، کفار کو خوشی اور قوم کا حشر

لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

لٰكِنِّیْۤ	اَرٰىكُمْ	قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ (1)	فَلَمَّا	رَاَوْهُ (2)
لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں	جاہل لوگ	پھر جب	انہوں نے دیکھا اسے (یعنی عذاب کو)

لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم سمجھتا ہوں ○ پھر جب

عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا

عَارِضًا	مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ	قَالُوْا	هٰذَا
(بادل کی صورت میں) پھیلا ہوا	ان کی وادیوں کی طرف آتا ہوا	(تو) کہنے لگے	یہ

انہوں نے اسے (یعنی عذاب کو) بادل کی صورت میں پھیلا ہوا اپنی وادیوں کی طرف آتا ہوا دیکھا تو

1 ...... قومِ عاد کی جہالت یہ تھی کہ وہ حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عذاب نازل کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے حالانکہ یہ ان کے دائرۂ اختیار میں تھا ہی نہیں اور یہ بھی ان کی جہالت تھی کہ ایک طرف توحید کا انکار کر رہے تھے اور دوسری طرف اپنے ہی منہ سے مصیبت و بلا مانگ رہے تھے۔ 2 ...... کفر و شرک پر اصرار و سرکشی کے سبب قومِ عاد کے علاقوں میں بارش رک گئی تھی، ایک دن انہوں نے آسمان کے کناروں میں پھیلا ہوا ایک بادل اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو خوش ہو کر کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔ حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: یہ برسنے والا بادل نہیں بلکہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قومِ عاد کا حال و انجام اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ

عَارِضٌ	مُّمْطِرُنَا	بَلْ	هُوَ	مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ
بادل (ہے)	ہمیں بارش دینے والا	(نہیں) بلکہ	(یہ) وہ (ہے)	جس کی تم نے جلدی مچائی تھی

کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔ (کہا گیا کہ، نہیں) بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم نے جلدی مچائی تھی،

رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ

رِيْحٌ	فِيْهَا	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾	تُدَمِّرُ [1]	كُلَّ شَيْءٍۭ
(یہ) ایک آندھی (ہے)	اس میں	دردناک عذاب (ہے)	وہ تباہ کر دیتی ہے	ہر چیز (کو)

یہ ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے ○ یہ اپنے رب کے حکم سے

بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ

بِاَمْرِ رَبِّهَا	فَاَصْبَحُوْا	لَا يُرٰٓى	اِلَّا	مَسٰكِنُهُمْ
اپنے رب کے حکم سے	تو وہ صبح کے وقت ہوگئے	(ایسے کہ) دکھائی نہ دیتے تھے	مگر	ان کے (ویران) مکانات

ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے تو صبح کو ان کی ایسی حالت تھی کہ ان کے خالی مکان ہی نظر آرہے تھے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ

كَذٰلِكَ	نَجْزِى	الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾	وَ	لَقَدْ	مَكَّنّٰهُمْ
ایسی ہی	ہم سزا دیتے ہیں	مجرم لوگوں (کو)	اور	ضرور بیشک	ہم نے قدرت دی تھی ان کو

ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ اور بیشک ہم نے ان کو ان چیزوں میں قدرت دی تھی

فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا

فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ	وَ	جَعَلْنَا	لَهُمْ	سَمْعًا	وَّ	اَبْصَارًا
(ان چیزوں) میں جن میں نہیں قدرت دی تمہیں	اور	ہم نے بنائے	ان کیلئے	کان	اور	آنکھیں

جن میں (اے اہلِ مکہ) تمہیں قدرت نہیں دی اور ان کے لیے کان اور آنکھیں اور دل

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مچارہے تھے، اس بادل میں ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ بادل کے آتے ہی قومِ عاد پر آندھی کا عذاب آیا جس نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں سب کو ہلاک اور مکانات کو ویران کر دیا۔

1 ...... قومِ عاد پر آنے والی آندھی نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں سب کو ہلاک کر دیا، ان کے اموال آسمان وزمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے، ان کی چیزیں پارہ پارہ ہوگئیں اور صبح کے وقت ان کے خالی مکان ہی نظر آرہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آندھی سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: آندھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار سے ہے، یہ رحمت بھی لاتی ہے اور

وَّ اَفۡـِٕدَةً ۫ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ سَمۡعُهُمۡ وَلَاۤ اَبۡصَارُهُمۡ وَلَاۤ

وَّ	اَفۡـِٕدَةً	فَمَاۤ اَغۡنٰى	عَنۡهُمۡ	سَمۡعُهُمۡ	وَ	لَاۤ	اَبۡصَارُهُمۡ	وَ	لَاۤ
اور	دل	تو کام نہ آئے	ان کے	ان کے کان	اور	نہ	ان کی آنکھیں	اور	نہ

بنائے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے دل ان کے

اَفۡـِٕدَتُهُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِذۡ كَانُوۡا یَجۡحَدُوۡنَ ۙ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمۡ

اَفۡـِٕدَتُهُمۡ	مِّنۡ شَیۡءٍ	اِذۡ	كَانُوۡا یَجۡحَدُوۡنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	حَاقَ	بِهِمۡ
ان کے دل	کچھ	جبکہ	وہ انکار کرتے تھے	اللہ کی آیتوں کا	اور	اتر آیا	ان پر

کچھ کام نہ آئے جبکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انہیں اس عذاب نے گھیر لیا

مَّا كَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ع وَلَقَدۡ اَهۡلَكۡنَا مَا

٣ ع ٢ ٣

مَّا كَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۲۶﴾ (1)	وَ	لَقَدۡ	اَهۡلَكۡنَا	مَا
(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	ضرور بیشک	ہم نے ہلاک کر دیں	جو

جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ○ اور (اے اہلِ مکہ!) بیشک ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیوں کو

حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡقُرٰى وَصَرَّفۡنَا الۡاٰیٰتِ لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۷﴾

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کے سبب کی طرف اشارہ اور کفار کو تنبیہ

حَوۡلَكُمۡ	مِّنَ الۡقُرٰى	وَ	صَرَّفۡنَا	الۡاٰیٰتِ	لَعَلَّهُمۡ	یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۷﴾
تمہارے ارد گرد (تھیں)	بستیاں	اور	ہم بار بار لائے	نشانیاں	تاکہ وہ	باز آئیں

ہلاک کر دیا اور بار بار نشانیاں لائے تاکہ وہ باز آجائیں ○

فَلَوۡلَا نَصَرَهُمُ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

فَلَوۡلَا	نَصَرَهُمۡ	الَّذِیۡنَ	اتَّخَذُوۡا	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
تو کیوں نہیں	مدد کی ان کی	انہوں نے جن کو	انہوں نے بنا رکھا تھا	اللہ کے سوا

تو جن بتوں کو قرب حاصل کرنے کیلئے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عذاب بھی لاتی ہے، تم آندھی کو برا نہ کہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔(ابو داؤد، ۴/۴۲۱، الحدیث: ۵۰۹۷)

1 ......اس پوری آیت سے مقصود اہلِ مکہ کو یہ بتانا ہے کہ قومِ عاد ان سے زیادہ طاقت و قوت اور اقتدار والی اور ان سے زیادہ مالدار تھی، اس کے باوجود ان کی قوت و طاقت اور مال و دولت انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکے اور تم تو ان کے ہم پلہ بھی نہیں، پھر تم عذابِ الٰہی سے کیسے بچ سکتے ہو۔

جنوں کے ایمان لانے کا واقعہ

قُرْبَانًا اٰلِهَةًؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ

قُرْبَانًا (1)	اٰلِهَةً	بَلْ	ضَلُّوْا	عَنْهُمْ	وَ	ذٰلِكَ	اِفْكُهُمْ
قرب حاصل کرنے (کیلئے)	معبود	بلکہ	وہ گم ہوگئے	ان سے	اور	یہ	ان کا بہتان (تھا)

انہوں نے ان کافروں کی مدد کیوں نہیں کی بلکہ وہ ان سے گم گئے اور یہ ان کا بہتان تھا

وَ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَيْكَ نَفَرًا

وَ	مَا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	اِذْ	صَرَفْنَاۤ	اِلَيْكَ	نَفَرًا (2)
اور	جو	وہ گھڑتے تھے	اور	جب	ہم نے پھیر دی	تمہاری طرف	ایک جماعت

اور جو وہ گھڑتے رہتے تھے ○ اور (اے حبیب! یاد کرو) جب ہم نے تمہاری طرف جنوں کی ایک جماعت

مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ

مِّنَ الْجِنِّ (3)	يَسْتَمِعُوْنَ	الْقُرْاٰنَ	فَلَمَّا	حَضَرُوْهُ
جنوں میں سے	وہ غور سے سنتے تھے	قرآن	پھر جب	وہ حاضر ہوئے اس (نبی) کے پاس

پھیری جو کان لگا کر قرآن سنتی تھی پھر جب وہ نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

قَالُوْۤا اَنْصِتُوْاۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ

قَالُوْۤا	اَنْصِتُوْا	فَلَمَّا	قُضِيَ	وَلَّوْا	اِلٰى قَوْمِهِمْ
(تو آپس میں) کہنے لگے	خاموش رہو	پھر جب	(تلاوت) ختم ہوگئی	(تو) وہ پلٹ گئے	اپنی قوم کی طرف

تو کہنے لگے: خاموش رہو (اور سنو) پھر جب تلاوت ختم ہوگئی تو وہ اپنی قوم کی طرف

مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾	قَالُوْا	يٰقَوْمَنَاۤ	اِنَّا	سَمِعْنَا	كِتٰبًا
ڈراتے ہوئے	کہنے لگے	اے ہماری قوم	بیشک	ہم نے سنی ہے	ایک کتاب

ڈراتے ہوئے پلٹ گئے ○ کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے

(1)...... بتوں کو اپنا شفیع، مددگار اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونے کا ذریعہ سمجھنا کفر ہے جبکہ اس کے محبوب بندوں کو اس کی عطا سے مددگار اور شفیع ماننا اور انہیں قربِ الٰہی حاصل ہونے کا ذریعہ سمجھنا عین ایمان ہے، اس عظیم فرق کو پسِ پشت ڈال کر یہ آیت اللہ تعالیٰ کے کسی نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ولی پر چسپاں کرنا اور اسے ان کے عطائے الٰہی سے مددگار اور شفیع نہ ہونے کی دلیل بنانا غلط ہے۔ (2)...... مشہور قول کے مطابق "نفر" کا اطلاق تین سے لے کر دس تک افراد پر ہوتا ہے اور جنوں کی جو جماعت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھیجی گئی وہ 7 یا 9 جنات پر مشتمل تھی۔ (3)...... محقق علماء کا اس بات پر اتفاق

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

أُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا			
أُنْزِلَ	مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى (1)	مُصَدِّقًا	لِّمَا
(جو) نازل کی گئی ہے	موسیٰ کے بعد	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں) کی جو

جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے وہ پہلی کتابوں کی

بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾				
بَيْنَ يَدَيْهِ	يَهْدِيْٓ	اِلَى الْحَقِّ	وَ	اِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾
اس سے پہلے (اتاری گئیں)	رہنمائی کرتی ہے	حق کی طرف	اور	سیدھے راستے کی طرف

تصدیق فرماتی ہے، حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے ○

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ					
يٰقَوْمَنَآ	اَجِيْبُوْا	دَاعِيَ اللّٰهِ	وَ	اٰمِنُوْا	بِهٖ
اے ہماری قوم	تم بات مانو	اللہ کے بلانے والے (کی)	اور	ایمان لے آؤ	اس پر

اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾					
يَغْفِرْ	لَكُمْ	مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ (2)	وَ	يُجِرْكُمْ	مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾
(اللہ) بخش دے گا	تمہارے لئے	تمہارے گناہوں سے	اور	بچالے گا تمہیں	دردناک عذاب سے

وہ تمہارے گناہوں میں سے بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا ○

وَ مَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ					
وَ	مَنْ	لَّا يُجِبْ	دَاعِيَ اللّٰهِ	فَلَيْسَ	بِمُعْجِزٍ
اور	جو	بات نہ مانے	اللہ کے بلانے والے (کی)	تو وہ نہیں ہے	عاجز کرنے والا

اور جو اللہ کے بلانے والے کی بات نہ مانے تو وہ زمین میں قابو سے نکل کر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں۔ 1 ...... قرآنِ کریم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد نازل کیا گیا تھا اور جنوں نے آپ کی بجائے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام لیا، اس کی ایک توجیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جنات یہودی تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر کیا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام نہ لیا۔ 2 ...... ایمان لانے سے جو گناہ بخشے جائیں گے ان سے مراد وہ گناہ ہیں جن کا تعلق حقوقُ اللہ سے ہے اور جو لوگوں کا مال وغیرہ چھینا ہو تو وہ محض ایمان قبول کرنے سے معاف نہیں ہو گا بلکہ اس کی تلافی ضروری ہے۔

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کے منکرین کا رد

فِی الۡاَرۡضِ وَ لَیۡسَ لَہٗ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءُ ؕ اُولٰٓئِکَ

فِی الۡاَرۡضِ	وَ	لَیۡسَ	لَہٗ	مِنۡ دُوۡنِہٖۤ	اَوۡلِیَآءُ	اُولٰٓئِکَ
زمین میں	اور	نہیں ہے	اس کے لیے	اس (اللّٰہ) کے سامنے	کوئی مددگار	وہ

جانے والا نہیں ہے اور اللّٰہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ وہ

فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۳۲﴾	اَوَ لَمۡ یَرَوۡا	اَنَّ	اللّٰہَ	الَّذِیۡ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	اللّٰہ	جس نے	بنایا	آسمانوں

کھلی گمراہی میں ہیں ○ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللّٰہ جس نے آسمان

وَ الۡاَرۡضَ وَ لَمۡ یَعۡیَ بِخَلۡقِہِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ

وَ	الۡاَرۡضَ	وَ	لَمۡ یَعۡیَ	بِخَلۡقِہِنَّ	بِقٰدِرٍ [1]	عَلٰۤی	اَنۡ
اور	زمین (کو)	اور	وہ نہ تھکا	ان کے بنانے سے	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ

اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں نہ تھکا، وہ اس بات پر قادر ہے کہ

نارِ جہنم پر پیشی کے وقت عذاب کی حقانیت کا اقرار

یُّحۡیَِۧ الۡمَوۡتٰی ؕ بَلٰۤی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۳۳﴾ وَ یَوۡمَ

یُّحۡیَِۧ الۡمَوۡتٰی	بَلٰۤی	اِنَّہٗ	عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ	قَدِیۡرٌ ﴿۳۳﴾	وَ	یَوۡمَ
وہ زندہ کردے مردوں (کو)	کیوں نہیں	بیشک وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اور	(جس) دن

مردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں، بیشک وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور جس دن

یُعۡرَضُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَلَی النَّارِ ؕ اَلَیۡسَ ہٰذَا بِالۡحَقِّ ؕ

یُعۡرَضُ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا	عَلَی النَّارِ	اَلَیۡسَ	ہٰذَا	بِالۡحَقِّ
پیش کیا جائے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	آگ پر	کیا نہیں ہے	یہ	حق

کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا) کیا یہ حق نہیں؟

[1] ..... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، جس کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ابتداء سے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور بڑی مخلوق بنا دی اور انہیں بنانے میں وہ تھکا نہیں اور جو اللّٰہ تعالیٰ آسمان و زمین بنا سکتا ہے وہ مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے، اور روح کا جسم کے ساتھ تعلق قائم ہونے کو دیکھا جائے تو یہ بھی ممکن ہے کیونکہ اگر یہ ممکن نہ ہوتا تو پہلی بار بھی قائم نہ ہوتا اور جب یہ ممکن ہے اور اللّٰہ تعالیٰ تمام ممکنات پر قادر ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

کفار کی اذیت پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کرنے کی نصیحت

قَالُوْا بَلٰی وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

قَالُوْا	بَلٰی	وَ رَبِّنَا	قَالَ	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ
وہ کہیں گے	کیوں نہیں	ہمارے رب کی قسم	(اللہ) فرمائے گا	تو چکھو	عذاب

کہیں گے: کیوں نہیں، ہمارے رب کی قسم، اللہ فرمائے گا: تو اپنے کفر کے بدلے

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ

بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾	فَاصْبِرْ (1)	كَمَا	صَبَرَ	اُولُوا الْعَزْمِ (2)
(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے	تو تم صبر کرو	جیسے	صبر کیا	عزم و ہمت والوں (نے)

عذاب چکھو ○ تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے

مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ

مِنَ الرُّسُلِ	وَ	لَا تَسْتَعْجِلْ	لَّهُمْ	كَاَنَّهُمْ	يَوْمَ	يَرَوْنَ
رسولوں میں سے	اور	جلدی نہ کرو	ان (کافروں) کیلئے	گویا کہ وہ	(جس) دن	دیکھیں گے

صبر کیا اور ان کافروں کے لیے جلدی نہ کرو۔ جس دن وہ دیکھیں گے

مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ

مَا	يُوْعَدُوْنَ	لَمْ يَلْبَثُوْۤا	اِلَّا	سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ
(وہ) جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی ہے	(تو سمجھیں گے کہ) نہ ٹھہرے تھے	مگر	دن کی ایک گھڑی

اسے جس کی وعید انہیں سنائی جاتی ہے (تو سمجھیں گے کہ) گویا وہ دنیا میں دن کی صرف ایک گھڑی بھر ٹھہرے تھے۔

بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

بَلٰغٌ	فَهَلْ	يُهْلَكُ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾
(یہ) ایک تبلیغ (ہے)	تو کیا (یعنی نہیں)	ہلاک کیا جاتا	مگر	نافرمان لوگوں (کو)

یہ ایک تبلیغ ہے تو نافرمان لوگ ہی ہلاک کئے جاتے ہیں ○

1 ...... حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راہِ حق میں آنے والی تمام تر تکالیف پر بے مثال صبر کا مظاہرہ فرمایا اور اس وصف میں آپ کا مقام تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بلند تھا۔ 2 ...... یوں تو تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عزم و ہمت اور صبر والے تھے البتہ ان کی مقدس جماعت میں پانچ رسول ایسے تھے جن کا راہِ حق میں صبر و مجاہدہ دیگر سے زیادہ تھا اس لئے انہیں بطورِ خاص ''اولوا العزم رسول'' کہا جاتا ہے، اور وہ یہ ہیں (1) حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ (2) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (3) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (4) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (5) حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔

آیات:38 رکوع: 04

سُوْرَةُ مُحَمَّد مَدَنِيَّة

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

کفر کرنے اور راہِ خدا سے روکنے والوں کے لیے وعید

اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَضَلَّ					
اَلَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	وَ	صَدُّوۡا	عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	اَضَلَّ (1)
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا	اللہ کی راہ سے	(اللہ نے) برباد کردیئے
جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال					

باعمل مومنوں کے لیے بشارت

اَعۡمَالَهُمۡ ۝١ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ							
اَعۡمَالَهُمۡ ۝١	وَ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ
ان کے اعمال	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور
برباد کردیئے ۝ اور جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور							

اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الۡحَقُّ						
اٰمَنُوۡا	بِمَا	نُزِّلَ (2)	عَلٰى مُحَمَّدٍ (3)	وَّ	هُوَ	الۡحَقُّ
وہ ایمان لائے	(اس) پر جو	اتارا گیا	محمد پر	اور	وہی	حق (ہے)
اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا اور وہی ان کے رب کے پاس سے						

1 ...... حالتِ کفر میں کئے گئے نیک اعمال کا آخرت میں کوئی ثواب نہ ملے گا کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں اور حالتِ ایمان میں کیے گئے نیک اعمال بھی کفر کرنے کی صورت میں ضائع ہو جاتے ہیں، لہٰذا آخرت میں نیک اعمال کا ثواب پانے کے لیے صحیح ایمان لا کر نیک اعمال کرنا اور ایمان پر ثابت قدم رہنا دونوں بہت ضروری ہیں۔ 2 ...... قرآن مجید پر ایمان لانے کو جداگانہ ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کی شان انتہائی بلند ہے اور جن پر یہ قرآن نازل ہوا ہے ان کی شان بھی بہت عظیم ہے۔ 3 ...... ایمان کے لئے ان تمام چیزوں کو ماننا ضروری ہے جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں،

(بقیہ اگلے صفحے پر)

مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ

اَصْلَحَ	وَ	سَيِّاٰتِهِمْ	عَنْهُمْ	كَفَّرَ	مِنْ رَّبِّهِمْ
اصلاح کردی	اور	ان کی خطائیں	ان سے	(تو اللہ نے) مٹادیں	ان کے رب کی طرف سے

حق ہے تو اللہ نے ان کی برائیاں مٹادیں اور ان کی حالتوں کی

اہلِ ایمان اور کفار کے درمیان فرق کا سبب

بَالَهُمْ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ

الْبَاطِلَ [1]	اتَّبَعُوا	كَفَرُوا	الَّذِيْنَ	بِاَنَّ	ذٰلِكَ	بَالَهُمْ ۝۲
باطل (کی)	انہوں نے پیروی کی	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	(اس) لیے کہ	یہ	ان کے حال (کی)

اصلاح فرمائی ۝ یہ اس لیے کہ کافر باطل کے پیروکار ہوئے

وَ اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ

الْحَقَّ [2]	اتَّبَعُوا	اٰمَنُوا	الَّذِيْنَ	اَنَّ	وَ
حق (کی)	انہوں نے پیروی کی	ایمان لائے	وہ لوگ جو	(اس لیے) کہ	اور

اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی

مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ

لِلنَّاسِ	اللّٰهُ	يَضْرِبُ	كَذٰلِكَ	مِنْ رَّبِّهِمْ
لوگوں کیلئے	اللہ	بیان فرماتا ہے	اسی طرح	(جو) ان کے رب کی طرف سے (ہے)

جو ان کے رب کی طرف سے ہے۔ اللہ ان کے حالات لوگوں سے

دورانِ جنگ کفار سے متعلق حکم

اَمْثَالَهُمْ ۝۳ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

كَفَرُوا	الَّذِيْنَ	لَقِيْتُمُ	فَاِذَا	اَمْثَالَهُمْ ۝۳
کفر کیا	ان لوگوں سے جنہوں نے	تمہارا سامنا ہو	تو جب	ان کے حالات

یونہی بیان فرماتا ہے ۝ تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اگر کسی نے ان میں سے ایک کا بھی انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ 1 ...... یہاں باطل سے مراد شیطان، یا نفسِ اَمّارہ، یا برے سردار ہیں۔ 2 ...... یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔ اُمت کا اجماع اور مجتہد علماء کا قیاس چونکہ سنت کے ساتھ لاحق ہے اس لئے یہ بھی حق میں داخل ہے۔ یا حق سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر قول اور فعل شریف برحق ہے اور حق آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسے وابستہ ہے جیسے نور سورج سے، یا خوشبو پھول سے وابستہ ہے۔

معٓ ١٣

جہاد کا حکم دینے کی حکمت اور شہیدوں کے فضائل

فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ

فَضَرْبَ الرِّقَابِ	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَثْخَنْتُمُوْهُمْ (1)	فَشُدُّوا	الْوَثَاقَ
تو گردنیں مارنا (ہے)	یہاں تک کہ	جب	تم خوب قتل کرلو انہیں	تو مضبوط کرلو	باندھنا

تو گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم انہیں خوب قتل کرلو تو (قیدیوں کو) مضبوطی سے باندھ دو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ

فَاِمَّا	مَنًّۢا	بَعْدُ	وَ	اِمَّا	فِدَآءً	حَتّٰى	تَضَعَ
پھر یا	احسان کرنا (ہے)	(اس کے) بعد	اور	یا	فدیہ لینا	یہاں تک کہ	رکھ دے

پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو یا فدیہ لے لو، یہاں تک کہ لڑائی

الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ؕۛ وَ لَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ

الْحَرْبُ	اَوْزَارَهَا (2)	ذٰلِكَ	وَ	لَوْ	يَشَآءُ	اللّٰهُ	لَانْتَصَرَ	مِنْهُمْ
جنگ	اپنے بوجھ	(حکم) یہ (ہے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بدلہ لے لیتا	ان سے

اپنے بوجھ رکھ دے۔ (حکم) یہی ہے اور اگر اللہ چاہتا تو آپ ہی اُن سے بدلہ لے لیتا

وَ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَاۡ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ

وَلٰكِنْ	لِّيَبْلُوَاۡ (3)	بَعْضَكُمْ	بِبَعْضٍ	وَ	الَّذِيْنَ
لیکن	(تمہیں قتال کا حکم دیا) تاکہ وہ جانچے	تمہارے بعض (کو)	بعض سے	اور	وہ لوگ جنہیں

مگر (تمہیں قتال کا حکم دیا) تاکہ تم میں سے ایک کو دوسرے کے ذریعے جانچے اور جو

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴

قُتِلُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَلَنْ يُّضِلَّ	اَعْمَالَهُمْ ۝۴
قتل کر دیا گیا	اللہ کی راہ میں	تو (اللہ) ہرگز ضائع نہیں فرمائے گا	ان کے اعمال

اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہیں فرمائے گا ○

1 ...... دورانِ جنگ کفار کو کثرت سے قتل کرنے کی حد یہ ہے کہ کافروں کا زور ٹوٹ جائے اور مسلمانوں پر غالب آنے کا امکان نہ رہے۔ 2 ...... یعنی قتل اور قید کرنے کا حکم اس وقت تک ہے کہ لڑائی کرنے والے کافر اپنا اسلحہ رکھ دیں اور جنگ یوں ختم ہوجائے کہ مشرکین مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلیں یا اسلام لائیں۔ 3 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کے جانچنے سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے معلوم نہ تھا اور اس جانچ کے ذریعے اسے معلوم ہوا، بلکہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ فرماتا ہے جیسا امتحان لینے اور آزمانے والا کرتا ہے تاکہ فرشتوں اور جن وانس کے سامنے معاملہ ظاہر ہوجائے اور اس آدمی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

سَيَهۡدِيۡهِمۡ وَيُصۡلِحُ بَالَهُمۡ ﴿٥﴾ ج وَيُدۡخِلُهُمُ

سَيَهۡدِيۡهِمۡ	وَ	يُصۡلِحُ	بَالَهُمۡ ﴿٥﴾	وَ	يُدۡخِلُهُمُ
عنقریب (اللہ) راستہ دکھائے گا انہیں	اور	اصلاح کردے گا	ان کے حال (کی)	اور	داخل کرے گا انہیں

عنقریب اللہ انہیں راستہ دکھائے گا اور ان کے حال کی اصلاح فرمائے گا ○ اور انہیں جنت میں

الۡجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمۡ ﴿٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ

دینِ الٰہی کے مددگاروں کو بشارت

الۡجَنَّةَ	عَرَّفَهَا	لَهُمۡ ﴿٦﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اِنۡ
جنت (میں)	(اللہ نے) پہچان کرادی تھی اس کی	ان کو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر

داخل فرمائے گا، اللہ نے انہیں اس کی پہچان کروادی تھی ○ اے ایمان والو! اگر

تَنۡصُرُوا اللّٰهَ يَنۡصُرۡكُمۡ وَيُثَبِّتۡ اَقۡدَامَكُمۡ ﴿٧﴾

تَنۡصُرُوا [1]	اللّٰهَ	يَنۡصُرۡكُمۡ	وَ	يُثَبِّتۡ	اَقۡدَامَكُمۡ ﴿٧﴾
تم مدد کروگے	اللہ (کے دین کی)	(تو) وہ مدد کرے گا تمہاری	اور	جمادے گا	تمہارے قدموں (کو)

تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا ○

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَتَعۡسًا لَّهُمۡ وَاَضَلَّ

کفار کی بربادی اور اس کا سبب

وَ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	فَتَعۡسًا	لَّهُمۡ	وَ	اَضَلَّ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تو تباہی وبربادی (ہے)	ان کے لئے	اور	(اللہ نے) برباد کردیا

اور جنہوں نے کفر کیا تو ان کیلئے تباہی و بربادی ہے اور اللہ نے

اَعۡمَالَهُمۡ ﴿٨﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَرِهُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ

اَعۡمَالَهُمۡ ﴿٨﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمۡ	كَرِهُوۡا	مَاۤ	اَنۡزَلَ
ان کے اعمال (کو)	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے ناپسند کیا	(اسے) جو	نازل کیا

ان کے اعمال برباد کردیئے ○ یہ (سزا) اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کئے ہوئے کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر بھی حجت قائم ہو جائے۔

1 ......اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے، اسے اپنے دین کی ترویج و اشاعت اور غلبہ کے لئے بندوں کی مدد کی کوئی حاجت نہیں، یہاں جو بندوں کو دینِ الٰہی کی مدد کرنے کا فرمایا گیا یہ دراصل ان کے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے کہ اس صورت میں انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوگی اور اس کی طرف سے انہیں ثابت قدمی نصیب ہوگی۔ نیز اس آیت سے ثابت ہوا کہ بندگانِ خدا کی مدد لینا شرک نہیں، کیونکہ جب بندوں کی مدد سے غنی اور بے نیاز رب تعالیٰ نے بندوں کو اپنے دین کی مدد کرنے کا فرمایا ہے تو عام بندے کا کسی سے مدد طلب کرنا کیوں شرک ہوگا؟

گزشتہ امتوں کے انجام کا بیان اور کفار مکہ کو تنبیہ

اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اللّٰهُ	فَاَحْبَطَ	اَعْمَالَهُمْ ۝٩	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ
اللہ (نے)	تو (اللہ نے) ضائع کر دیا	ان کے اعمال (کو)	تو کیا انہوں نے سفر نہیں کیا	زمین میں

ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے ۝ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللّٰهُ

فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	دَمَّرَ	اللّٰهُ
تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا	ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (گزرے)	تباہی ڈال دی	اللہ (نے)

تو دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ اللہ نے ان پر

مسلمانوں کی مدد اور کفار پر قہر کا سبب

عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝١٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

عَلَيْهِمْ	وَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	اَمْثَالُهَا ۝١٠	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ
ان پر	اور	(ان) کافروں کے لیے	اس کے جیسی (سزائیں ہیں)	یہ	(اس) وجہ سے کہ	اللہ

تباہی ڈالی اور اِن کافروں کے لیے بھی پہلوں کے انجام جیسی بہت سی سزائیں ہیں ۝ یہ اس لیے کہ اللہ

مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى

مَوْلَى الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	اَنَّ	الْكٰفِرِيْنَ	لَا	مَوْلٰى (1)
ان لوگوں کا مددگار ہے جو	ایمان لائے	اور	(اس لیے) کہ	کافر	نہیں	کوئی مددگار

مسلمانوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مددگار

جنتی مسلمانوں اور کفار کا اخروی حال

ع ۵

لَهُمْ ۝١١ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

لَهُمْ ۝١١	اِنَّ	اللّٰهَ	يُدْخِلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
ان کا	بیشک	اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

نہیں ۝ بیشک اللہ ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال

(1) ......اس سے مراد یہ ہے کہ کافروں کا کوئی ایسا مددگار نہیں جو ان سے عذابِ الٰہی دور کر سکے حتّٰی کہ ان کے خود ساختہ معبود بھی ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تو خود بے جان، بے بس اور مجبور ولاچار ہیں کسی اور کی مدد کیا کریں گے۔

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
اچھے ،نیک	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کرنے والوں کو ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور کافر

یَتَمَتَّعُوْنَ وَ یَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى

یَتَمَتَّعُوْنَ (1)	وَ	یَاْكُلُوْنَ	كَمَا	تَاْكُلُ	الْاَنْعَامُ (2)	وَ	النَّارُ	مَثْوًى
وہ فائدہ اٹھارہے ہیں	اور	کھاتے ہیں	جیسے	کھاتے ہیں	جانور	اور	آگ	ٹھکانہ (ہے)

فائدہ اٹھارہے ہیں اور ایسے کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں اور آگ ان کا

لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ هِیَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْیَتِكَ

لَّهُمْ ﴿۱۲﴾	وَ	كَاَیِّنْ	مِّنْ قَرْیَةٍ	هِیَ	اَشَدُّ قُوَّةً	مِّنْ قَرْیَتِكَ
ان کا	اور	کتنے ہی	شہر	وہ	قوت میں زیادہ سخت (تھے)	تمہارے شہر سے

ٹھکانہ ہے ○ اور کتنے ہی ایسے شہر ہیں جو تمہارے اِس شہر سے زیادہ قوت والے تھے

الَّتِیْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ

الَّتِیْۤ	اَخْرَجَتْكَ	اَهْلَكْنٰهُمْ	فَلَا	نَاصِرَ
جس نے	نکال دیا تمہیں	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	تو نہیں	کوئی مدد گار

جس نے تمہیں باہر نکال دیا، ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو ان کیلئے

لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ

لَهُمْ ﴿۱۳﴾	اَفَمَنْ	كَانَ	عَلٰى بَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّهٖ
ان کے لئے	تو کیا جو شخص	ہو	روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے

کوئی مدد گار نہیں ○ تو جو شخص اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو

ہجرت کے موقع پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی

مومن وکافر میں فرق کا بیان

(1)......کافر بھی دنیا سے فائدہ اٹھارہے اور مسلمان بھی لیکن ان دونوں کے فائدہ اٹھانے میں بہت فرق ہے کیونکہ کافر کے پیشِ نظر صرف دنیاوی عیش و عشرت کا سامان جمع کرنا، پیٹ بھرنا، شہوت پوری کرنا، اور اپنی نسل بڑھانا ہوتا ہے، آخرت کی جانب بالکل توجہ نہیں ہوتی جبکہ کامل مسلمان دنیا کی جس چیز سے بھی فائدہ اٹھاتا ہے تو اس کے پیشِ نظر اطاعتِ الٰہی، اطاعتِ رسول اور اپنی آخرت کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ (2)......جانوروں کو یہ تمیز نہیں ہوتی کہ کہاں سے اور کیا کھانا ہے، اس لئے انہیں جہاں سے جو مل جائے اسے کھانا شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح کھاتے وقت جانور اس چیز سے غافل ہوتے ہیں کہ اس کے بعد انہیں ذبح کر دیا

(بقیہ صفحہ آئندہ)

كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾

كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ	سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	وَ	اتَّبَعُوْۤا	اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾
(وہ اس) جیسا (ہوگا) جس کے لئے آراستہ کر دیا	اس کا برا عمل	اور	وہ پیچھے چلے	اپنی خواہشوں (کے)

کیا وہ اُس جیسا ہو گا جس کے برے عمل اس کیلئے خوبصورت بنا دیئے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے ○

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ

مَثَلُ الْجَنَّةِ	الَّتِیْ	وُعِدَ	الْمُتَّقُوْنَ	فِیْهَاۤ	اَنْهٰرٌ
جنت کا حال	جس کا	وعدہ کیا گیا ہے	پرہیزگاروں (سے)	(یہ ہے کہ) اس میں	نہریں (ہیں)

اس جنت کا حال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں

مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗۚ وَ

مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ	وَ	اَنْهٰرٌ	مِّنْ لَّبَنٍ	لَّمْ یَتَغَیَّرْ	طَعْمُهٗ	وَ
خراب نہ ہونے والے پانی کی	اور	نہریں	دودھ کی	نہیں بدلتا	اس کا مزہ	اور

خراب نہ ہونے والے پانی کی نہریں ہیں اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلے اور

اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّىؕ

اَنْهٰرٌ	مِّنْ خَمْرٍ (1)	لَّذَّةٍ	لِّلشّٰرِبِیْنَ	وَ	اَنْهٰرٌ	مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى
نہریں	شراب کی	لذت (ہے)	پینے والوں کیلئے	اور	نہریں	صاف کئے گئے شہد کی

ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے سراسر لذت ہے اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں

وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْؕ

وَ	لَهُمْ	فِیْهَا	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	وَ	مَغْفِرَةٌ	مِّنْ رَّبِّهِمْ
اور	ان کیلئے	اس میں	ہر (قسم کے) پھل (ہیں)	اور	مغفرت (ہے)	ان کے رب کی طرف سے

اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جائے گا۔ یہی حال کفار کا ہے کہ وہ حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر کھاتے رہتے ہیں، غفلت کے ساتھ دنیا طلب کرنے اور اس کے عیش و عشرت سے فائدہ اٹھانے میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے حالانکہ جہنم کی آگ ان کا ٹھکانہ ہے۔

1 ...... دنیا کی شراب خراب ذائقے اور میل کچیل والی ہوتی ہے، اس میں خراب چیزوں کی آمیزش ہوتی اور سڑ کر بنتی ہے، اس کے پینے سے عقل زائل ہوتی، سر چکراتا، خمار آتا اور دردِ سر پیدا ہوتا ہے جبکہ جنت کی شراب ان سب عیوب سے پاک، انتہائی لذیذ، فرحت بخش اور خوش گوار ہے۔

منافقوں کے ایک گروہ کا طرزِ عمل اور اس کا نتیجہ

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ وَ سُقُوْا

كَمَنْ (1)	هُوَ	خَالِدٌ	فِى النَّارِ	وَ	سُقُوْا
(کیا یہ جنتی) اس شخص جیسا (ہوگا) جو	وہ	ہمیشہ رہنے والا (ہے)	آگ میں	اور	انہیں پلایا جائے گا

کیا (یہ جنتی) اس کے برابر ہو سکتا ہے جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے اور انہیں کھولتا پانی

مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿١٥﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

مَآءً حَمِيْمًا	فَقَطَّعَ	اَمْعَآءَهُمْ ﴿١٥﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
کھولتا پانی	تو وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا	ان کی آنتوں (کے)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

پلایا جائے گا تو وہ ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا؟ ○ اور لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو

يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

يَّسْتَمِعُ	اِلَيْكَ	حَتّٰۤى	اِذَا	خَرَجُوْا	مِنْ عِنْدِكَ
کان لگا کر سنتا ہے	تمہاری طرف	یہاں تک کہ	جب	وہ نکل کر جاتے ہیں	تمہارے پاس سے

تمہاری طرف کان لگا کر سنتے ہیں یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں

قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ قف

قَالُوْا	لِلَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ	مَاذَا	قَالَ	اٰنِفًا
(تو) کہتے ہیں	ان لوگوں سے جنہیں	دیا گیا	علم	کیا	اس (نبی) نے کہا	ابھی

تو علم والوں سے کہتے ہیں: ابھی انہوں نے کیا کہا؟

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ اتَّبَعُوْۤا

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	وَ	اتَّبَعُوْۤا
یہ لوگ	وہ ہیں جو	مہر لگادی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	اور	انہوں نے پیروی کی

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی اور وہ اپنی خواہشوں کے

1 ......اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آخرت میں کفار اور مومنین کا حال ایک جیسا نہیں بلکہ بہت مختلف ہوگا، مومنین جنت کے باغات، محلات اور عیش و آرام میں ہوں گے جبکہ کافر نارِ جہنم میں جل رہے ہوں گے۔ مومنین کے پینے کے لئے انواع و اقسام کے لذیذ ترین مشروبات ہوں گے جبکہ کافروں کے لئے ایسا کھولتا ہوا پانی ہوگا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

ہدایت کا صلہ

اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾	وَ	الَّذِيْنَ	اهْتَدَوْا	زَادَهُمْ	هُدًى
اپنی خواہشوں (کی)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ہدایت پائی	(اللہ نے) زیادہ کر دیا انہیں	ہدایت (میں)

تابع ہو گئے ○ اور جنہوں نے ہدایت پائی تو اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمادی

کفار کے لیے نصیحت سے فائدہ اٹھانے کا موقع

وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

وَّ	اٰتٰىهُمْ	تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾	فَهَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	السَّاعَةَ
اور	عطا کی انہیں	ان کی پرہیز گاری	تو کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے ہیں	مگر	قیامت (کا)

اور انہیں ان کی پرہیز گاری عطا فرمائی ○ تو وہ قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں

اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى

اَنْ	تَاْتِيَهُمْ	بَغْتَةً	فَقَدْ	جَآءَ	اَشْرَاطُهَا	فَاَنّٰى
کہ	وہ آجائے ان پر	اچانک	تو بیشک	آچکی ہیں	اس کی (کئی) علامتیں	تو کہاں (مفید ہوگا)

کہ ان پر اچانک آجائے تو بیشک اس کی (کئی) علامتیں تو آہی چکی ہیں پھر جب

توحید کا بیان اور استغفار کا حکم

لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ

لَهُمْ	اِذَا	جَآءَتْهُمْ	ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾	فَاعْلَمْ [1]	اَنَّهٗ	لَآ
ان کیلئے	جب	وہ آجائے گی ان پر	ان کا نصیحت ماننا	تو جان لو	کہ	نہیں

قیامت آجائے گی تو ان کا نصیحت ماننا انہیں کہاں مفید ہوگا؟ ○ تو جان لو کہ اللہ کے سوا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ

اِلٰهَ	اِلَّا	اللّٰهُ	وَ	اسْتَغْفِرْ	لِذَنْۢبِكَ [2]	وَ
کوئی معبود	مگر	اللہ	اور	مغفرت طلب کرو	اپنے (خاص غلاموں) کے گناہوں کی	اور

کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اے حبیب! اپنے خاص غلاموں اور

1 ...... یہاں جاننے سے پہلی بار جاننا نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں جو علم اور یقین رکھتے ہیں اس پر قائم رہیں۔ 2 ...... یہاں آیت میں اگر خطاب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی گناہ ہوا تھا جس کی معافی مانگنے کا فرمایا گیا کیونکہ آپ یقینی طور پر گناہوں سے معصوم ہیں بلکہ یہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ استغفار کے معاملے میں اُمت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرے یا یہاں بظاہر خطاب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے اور مراد آپ کے اہلِ بیت اور خاص غلام ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ آپ اپنے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مُتَقَلَّبَكُمْ	وَ
مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں (کے گناہوں) کی	اور	اللہ	جانتا ہے	تمہارا چلنا پھرنا	اور

عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور (اے لوگو!) اللہ دن کے وقت تمہارے پھرنے اور

مَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ

مَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا [1]	لَوْلَا	نُزِّلَتْ
تمہارا (آرام کا) ٹھکانہ	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے	کیوں نہیں	اتاری گئی

رات کو تمہارے آرام کرنے کو جانتا ہے ○ اور مسلمان کہتے ہیں: کوئی سورت

سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا

سُوْرَةٌ	فَاِذَاۤ	اُنْزِلَتْ	سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ	وَّ	ذُكِرَ	فِيْهَا
کوئی سورت	پھر جب	اتاری جاتی ہے	کوئی واضح سورت	اور	ذکر کیا جاتا ہے	اس میں

کیوں نہیں اتاری گئی؟ پھر جب کوئی واضح سورت اتاری جاتی ہے اور اس میں جہاد کا حکم

الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ

الْقِتَالُ	رَاَيْتَ	الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	يَّنْظُرُوْنَ
جہاد (کا)	(تو) تم دیکھو گے	ان لوگوں کو جن کے دلوں میں	بیماری (ہے)	وہ دیکھتے ہیں

دیا جاتا ہے تو تم ان لوگوں کو دیکھو گے جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ تمہاری طرف

اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ ۚ

اِلَيْكَ	نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ	مِنَ الْمَوْتِ	فَاَوْلٰى	لَهُمْ ﴿۲۰﴾
تمہاری طرف	(جیسے اس کا) دیکھنا جس پر چھائی ہوئی ہو	موت	تو بہتر تھا	ان کے لیے

ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ دیکھتا ہے جس پر موت چھائی ہوئی ہو تو ان کے لئے بہتر تھا ○

حکمِ جہاد پر مشتمل سورت اترنے پر منافقوں کا حال

ع ۲ ۸ ۶

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اہلِ بیت اور خاص غلاموں کے گناہوں کی مغفرت طلب فرمائیں۔

1 ...... ایمان والے راہِ خدا میں جہاد کے بے پناہ شوق کی بنا پر کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہو تاکہ ہم جہاد کریں، یہی بات منافق بھی کہہ دیا کرتے تھے، پھر جب کوئی واضح، قطعی حکمِ جہاد والی سورت نازل ہو جاتی تو منافقین خوف اور بزدلی کا مظاہرہ کرتے اور حکمِ الٰہی پر عمل کرنے سے جی چراتے تھے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں منافقوں کا حال بیان کر کے انہیں نصیحت کی گئی ہے۔

اللّٰہ پر ایمان کا تقاضا

طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ قف فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ قف فَلَوْ صَدَقُوا

طَاعَةٌ	وَّ	قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ	فَاِذَا	عَزَمَ	الْاَمْرُ	فَلَوْ	صَدَقُوا
فرمانبرداری کرنا	اور	اچھی بات کہنا	پھر جب	قطعی ہوگیا	(جہاد کا) حکم	تو اگر	وہ سچے رہتے

فرمانبرداری کرنا اور اچھی بات کہنا، پھر جب (جہاد کا) حکم قطعی ہوگیا تو اگر اللّٰہ سے

اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ج ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ

اللّٰهَ	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ ﴿٢١﴾	فَهَلْ	عَسَيْتُمْ	اِنْ
اللّٰہ (سے)	(تو) ضرور وہ ہوتا	بہتر	ان کیلئے	تو کیا	تم قریب ہو	اگر

سچے رہتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا ○ تو کیا تم اس بات کے قریب ہو کہ اگر

اسلامی جہاد کو سبب فساد سمجھنے والوں کو جواب

تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾

تَوَلَّيْتُمْ	اَنْ	تُفْسِدُوْا [1]	فِي الْاَرْضِ	وَ	تُقَطِّعُوْٓا	اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾
تم حکومت حاصل کرلو	کہ	تم فساد پھیلاؤ	زمین میں	اور	کاٹ دو	اپنے رشتے

تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو ○

منافقین پر لعنتِ الٰہی اور اس کا اثر

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰى

اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	فَاَصَمَّهُمْ	وَ	اَعْمٰى
یہ لوگ	وہ ہیں جو	لعنت کی ان پر	اللّٰہ (نے)	تو بہرا کر دیا انہیں	اور	اندھی کر دیں

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللّٰہ نے لعنت کی تو اللّٰہ نے انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں

منافق قرآن میں تدبر نہیں کرسکتے

اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ

اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ	الْقُرْاٰنَ	اَمْ	عَلٰى قُلُوْبٍ
ان کی آنکھیں	تو کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے	قرآن (میں)	یا، بلکہ	دلوں پر

اندھی کر دیں ○ تو کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ بلکہ دلوں پر

[1] ...... جب منافقوں کو مشرکوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا گیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم مشرکوں کے خلاف جہاد کیسے کریں کیونکہ انسانوں کو قتل کرنا زمین میں فساد پھیلانا ہے، نیز عرب والے ہمارے رشتہ دار ہیں تو ان سے جنگ کرکے انہیں قتل کرنا رشتے داری کو توڑ دینا ہے اور یہ کوئی اچھے کام نہیں ہیں۔ ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ فی زمانہ بھی اسلام کے دشمن اسلامی جہاد پر اسی طرح کے اعتراضات کرتے ہیں، ان کے اعتراضات اسلام دشمنی کے سوا کچھ نہیں۔

ایمان سے کفر کی طرف پلٹنے والے شیطان کے دھوکے کا شکار ہیں

اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ (1)	اِنَّ	الَّذِیْنَ (2)	ارْتَدُّوْا	عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	مَا
ان کے تالے (لگے ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	پلٹ گئے	اپنی پیٹھوں پر	(اس کے) بعد	کہ

ان کے تالے لگے ہوئے ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے اس کے بعد کہ

تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى

تَبَیَّنَ	لَهُمُ	الْهُدٰى	الشَّیْطٰنُ	سَوَّلَ (3)	لَهُمْ	وَ	اَمْلٰى
واضح ہو چکی تھی	ان کیلئے	ہدایت	شیطان	اس نے دھوکا دیا	ان کو	اور	امید دلائی

ان کیلئے ہدایت بالکل واضح ہو چکی تھی شیطان نے انہیں فریب دیا اور انہیں

منافقوں کے ایمان سے کفر کی طرف پلٹنے کا سبب

لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا

لَهُمْ ﴿۲۵﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا	لِلَّذِیْنَ	كَرِهُوْا
ان کو	یہ	(اس) لیے کہ وہ	انہوں نے کہا	ان لوگوں سے جنہوں نے	ناپسند کیا

(لمبی لمبی) امیدیں دلائیں ○ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کردہ کو

مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَ

مَا	نَزَّلَ	اللّٰهُ	سَنُطِیْعُكُمْ	فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ	وَ
(اسے) جو	نازل کیا	اللہ (نے)	عنقریب ہم اطاعت کریں گے تمہاری	کسی کام میں	اور

ناپسند کرنے والوں سے کہا: کسی کام میں ہم تمہاری اطاعت کریں گے اور

موت کے وقت منافقوں کا عبرتناک حال اور اس کا سبب

اللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ

اللّٰهُ	یَعْلَمُ	اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾	فَكَیْفَ	اِذَا	تَوَفَّتْهُمُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ
اللہ	جانتا ہے	ان کی چھپی باتیں	تو کیسا (ہوگا)	جب	روح قبض کریں گے ان کی	فرشتے

اللہ ان کی چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے ○ تو ان کا کیسا حال ہو گا جب فرشتے ان کے منہ

1 ......دل پر قفل لگ جانے سے مراد دل کا سخت اور بے حس ہو جانا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل کسی صورت نصیحت قبول نہیں کرتا۔

2 ......اس آیت میں اہلِ کتاب کے ان کفار کا حال بیان کیا گیا ہے جنہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچانا، آپ کی نعت وصفت اپنی کتاب میں دیکھی، پھر جاننے پہچاننے کے باوجود کفر اختیار کیا اور ایک قول یہ ہے کہ ان لوگوں سے مراد منافق ہیں جو ایمان لا کر کفر کی طرف پھر گئے۔

3 ......شیطان کا فریب یہ تھا کہ اس نے برے اعمال کو ان کی نظر میں ایسا مزین کر دیا کہ وہ انہیں اچھا سمجھنے لگے۔

ع ٣ ٩ ٧

منافقوں کا گھمنڈ اور ان کی پہچان کروانے سے متعلق مشیت الٰہی

یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ

یَضْرِبُوْنَ	وُجُوْهَهُمْ	وَ	اَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمُ
ضربیں مارتے ہوئے	ان کے چہروں	اور	ان کی پیٹھوں (پر)	یہ	(اس) لیے کہ وہ

اور ان کی پیٹھوں پر ضربیں مارتے ہوئے ان کی روح قبض کریں گے ○ یہ اس لیے ہے کہ

اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا

اتَّبَعُوْا	مَاۤ	اَسْخَطَ (1)	اللّٰهَ	وَ	كَرِهُوْا
انہوں نے پیروی کی	(اس بات کی) جس نے	ناراض کردیا	اللّٰہ (کو)	اور	انہوں نے پسند نہ کیا

انہوں نے اللّٰہ کو ناراض کرنے والی بات کی پیروی کی اور انہوں نے اللّٰہ کی خوشنودی کو

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ ع اَمْ حَسِبَ

رِضْوَانَهٗ (2)	فَاَحْبَطَ	اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾	اَمْ	حَسِبَ
اس کی خوشنودی (کو)	تو اس نے ضائع کردیئے	ان کے اعمال	کیا	گمان کرلیا

پسند نہ کیا تو اس نے ان کے اعمال ضائع کردیئے ○ کیا جن کے دلوں میں

الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ

الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	اَنْ	لَّنْ یُّخْرِجَ
ان لوگوں نے جن کے دلوں میں	بیماری (ہے)	کہ	ہرگز ظاہر نہ کرے گا

بیماری ہے وہ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اللّٰہ ان کے چھپے ہوئے بغض و کینے کو

اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ

اللّٰهُ	اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾	وَ	لَوْ	نَشَآءُ	لَاَرَیْنٰكَهُمْ
اللّٰہ	ان کے بغض و کینے	اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور دکھادیتے تمہیں وہ منافقین

ظاہر نہ فرمائے گا ○ اور اگر ہم چاہتے تو تمہیں وہ منافقین دکھادیتے

1 ...... اللّٰہ تعالٰی کو ناراض کرنے والی بات سے مراد لوگوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے۔ یا، وہ بات تورات کے ان مضامین کو چھپانا ہے جن میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا ذکر ہے۔

2 ...... یہاں اللّٰہ تعالٰی کی خوشنودی سے مراد ایمان و طاعت، مسلمانوں کی مدد اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا ہے۔

فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ

فَلَعَرَفْتَهُمْ	بِسِيْمٰهُمْ	وَ	لَتَعْرِفَنَّهُمْ	فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ (1)
تو ضرور تم پہچان لیتے انہیں	ان کی نشانی سے	اور	ضرور تم پہچان لوگے انہیں	گفتگو کے انداز میں

تو تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لیتے اور ضرور تم انہیں گفتگو کے انداز میں پہچان لوگے

مسلمانوں کی جہاد کے ذریعے آزمائش

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى

وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾	وَ	لَنَبْلُوَنَّكُمْ	حَتّٰى
اور	اللہ	جانتا ہے	تمہارے اعمال	اور	ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں	یہاں تک کہ

اور اللہ تمہارے اعمال جانتا ہے ○ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ

نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَاۡ

نَعْلَمَ (2)	الْمُجٰهِدِيْنَ	مِنْكُمْ	وَ	الصّٰبِرِيْنَ	وَ	نَبْلُوَاۡ
دیکھ لیں	جہاد کرنے والوں (کو)	تم میں سے	اور	صبر کرنے والوں (کو)	اور	ہم آزمالیں

ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو دیکھ لیں اور تمہاری خبریں

منافقین اور کفار کو تنبیہ

اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا
تمہاری خبریں	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے روکا

آزمالیں ○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	شَآقُّوا	الرَّسُوْلَ	مِنْۢ بَعْدِ
اللہ کی راہ سے	اور	مخالفت کی	رسول (کی)	(اس کے) بعد

روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منافقوں کو ان کی صورت، باتوں اور اندازِ کلام سے پہچان لیا کرتے تھے اور یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کیے جانے والے کثیر علوم میں سے علم کی ایک قسم ہے۔

2 ...... اللہ تعالٰی ہمیشہ ہمیشہ سے ہی ہر شخص کے اعمال و افعال کا علم رکھتا ہے اور یہاں علم سے مراد ظہور ہے یعنی جو چیز پہلے سے ہی اللہ تعالٰی کے علم میں تھی وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہو جائے۔

اطاعتِ رسول کا حکم اور اعمال باطل کرنے کی ممانعت

مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰىۙ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ

مَا	تَبَیَّنَ	لَهُمُ	الْهُدٰى	لَنْ یَّضُرُّوا	اللّٰهَ
کہ	ظاہر ہوچکی تھی	ان کے لئے	ہدایت	وہ ہرگز نقصان نہ پہنچاسکیں گے	اللہ (کو)

ان کیلئے ہدایت بالکل ظاہر ہوچکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان

شَیْــٴًـاؕ وَ سَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

شَیْــٴًـا	وَ	سَیُحْبِطُ	اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
کچھ	اور	عنقریب وہ برباد کردے گا	ان کے اعمال	اے	وہ لوگو جو

نہیں پہنچاسکیں گے اور بہت جلد اللہ ان کے اعمال برباد کردے گا○ اے ایمان

اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا

اٰمَنُوْۤا	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوا	الرَّسُوْلَ	وَ	لَا تُبْطِلُوْۤا[1]
ایمان لائے	تم حکم مانو	اللہ (کا)	اور	حکم مانو	رسول (کا)	اور	باطل نہ کرو

والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال

کفر پر مرنے والے کی مغفرت سے محرومی

اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	ثُمَّ
اپنے اعمال	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	پھر

باطل نہ کرو○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر

مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾

مَاتُوْا	وَ	هُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ یَّغْفِرَ[2]	اللّٰهُ	لَهُمْ ﴿۳۴﴾
وہ مرگئے	اور	وہ	کافر (تھے)	تو ہرگز مغفرت نہ فرمائے گا	اللہ	ان کی

کافر ہی مرگئے تو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا○

1 ...... عمل کو باطل کرنا ممنوع ہے، لہٰذا ان تمام افعال سے بچنا ضروری ہے جن کی وجہ سے اعمال باطل ہوجاتے ہیں جیسے کفر و شرک کرنا، مسلمان ہونے کے بعد دینِ اسلام چھوڑ دینا، منافقت اختیار کرنا، رضائے الٰہی کی بجائے کسی اور غرض سے عمل کرنا اور نیک عمل شروع کرکے اسے قصداً فاسد کردینا وغیرہ۔

2 ...... اُخروی نجات کے لئے ایمان پر خاتمہ ضروری ہے اور جس کی موت حالتِ کفر میں ہوئی اس کی کسی صورت مغفرت نہ ہوگی۔ ہمارے بزرگانِ دین لمحہ لمحہ نیک اعمال میں گزارنے کے باوجود ایمان پر خاتمے کے لئے بہت فکر مند رہتے تھے، ہمیں بھی ایمان پر خاتمے کی فکر کرنی چاہئے۔

کفار کے مقابلے میں بزدلی دکھانے کی ممانعت

فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَ اللّٰهُ

فَلَا تَهِنُوْا (1)	وَ	تَدْعُوْۤا	اِلَى السَّلْمِ	وَ	اَنْتُمُ	الْاَعْلَوْنَ	وَ	اللّٰهُ
تو تم سستی نہ کرو	اور	(نہ) بلاؤ	صلح کی طرف	اور	تم	غالب ہوگے	اور	اللہ

تو تم سستی نہ کرو اور خود صلح کی طرف دعوت نہ دو اور تم ہی غالب ہوگے اور اللہ

دنیا کی ناپائیداری کا بیان اور ایمان و تقویٰ کی فضیلت

مَعَكُمْ وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝٣٥ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

مَعَكُمْ	وَ	لَنْ يَّتِرَكُمْ	اَعْمَالَكُمْ ۝٣٥	اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
تمہارے ساتھ (ہے)	اور	وہ ہرگز نقصان نہ دے گا تمہیں	تمہارے اعمال (میں)	دنیا کی زندگی صرف

تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا ○ دنیا کی زندگی تو یہی

لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا

لَعِبٌ	وَّ	لَهْوٌ	وَ	اِنْ	تُؤْمِنُوْا	وَ	تَتَّقُوْا
کھیل	اور	تماشا (ہے)	اور	اگر	تم ایمان لاؤ	اور	پرہیزگاری کرو

کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو

يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ لَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝٣٦

يُؤْتِكُمْ	اُجُوْرَكُمْ	وَ	لَا يَسْـَٔلْكُمْ (2)	اَمْوَالَكُمْ ۝٣٦
(تو) وہ دے گا تمہیں	تمہارے ثواب	اور	نہیں مانگے گا تم سے	تمہارے مال

تو وہ تمہیں تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا ○

بندوں کی آزمائش میں حکمتِ الٰہی

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ

اِنْ	يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا	فَيُحْفِكُمْ	تَبْخَلُوْا	وَ
اگر	اللہ طلب کرے تم سے وہ مال	پھر وہ زیادہ طلب کرے تم سے	(تو) تم بخل کروگے	اور

اگر اللہ تم سے تمہارے مال طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تو تم بخل کروگے اور

1 ...... اس آیت میں بطورِ خاص صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے خطاب ہے اور عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لئے بھی یہی احکام ہیں کہ وہ دشمنانِ اسلام سے مقابلہ کرنے میں سستی نہ کریں اور نہ ہی کمزوری دکھائیں اور انہیں خود صلح کی دعوت نہ دیں کہ اس میں ذلت کا پہلو ہے۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے تمام اموال طلب نہیں کرے گا، یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنی حاجت و ضرورت کے لئے مال طلب نہیں کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے۔ زکوٰۃ و صدقات وغیرہ میں جو مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا اس میں بھی بندوں ہی کا فائدہ ہے کہ وہ اس پر ثواب پائیں گے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے میں بخل کرنے والوں کی مذمت اور انہیں تنبیہ

يُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ

يُخْرِجْ	اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾	هٰۤاَنْتُمْ	هٰۤؤُلَآءِ	تُدْعَوْنَ
وہ (بخل) ظاہر کردے گا	تمہارے دلوں کے کھوٹ	ہاں ہاں تم ہو	یہ لوگ	تمہیں بلایا جاتا ہے

وہ بخل تمہارے دلوں کے کھوٹ کو ظاہر کردے گا ○ ہاں ہاں یہ تم ہو جو بلائے جاتے ہو

لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَ مَنْ

لِتُنْفِقُوْا	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَمِنْكُمْ	مَّنْ	یَّبْخَلُ [1]	وَ	مَنْ
تاکہ تم خرچ کرو	اللہ کی راہ میں	تو تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	بخل کرتا ہے	اور	جو

تاکہ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو

یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ

یَّبْخَلْ	فَاِنَّمَا یَبْخَلُ	عَنْ نَّفْسِهٖ	وَ	اللّٰهُ	الْغَنِیُّ
بخل کرتا ہے	تو وہ بخل کرتا ہے صرف	اپنی جان سے	اور	اللہ	بے نیاز (ہے)

بخل کرے وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے

وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ

وَ	اَنْتُمُ	الْفُقَرَآءُ	وَ	اِنْ	تَتَوَلَّوْا [2]	یَسْتَبْدِلْ
اور	تم (سب)	محتاج (ہو)	اور	اگر	تم منہ پھیرو گے	(تو اللہ) بدل دے گا

اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہارے سوا

ع ۸

قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾ ع

قَوْمًا	غَیْرَكُمْ	ثُمَّ	لَا یَكُوْنُوْۤا	اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾
(دوسرے) لوگ	تمہارے سوا	پھر	وہ نہ ہوں گے	تم جیسے

اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ○

1 ...... بخل کے لغوی معنی ہیں ”کنجوسی“ اور اصطلاح میں جہاں خرچ کرنا شرعاً، عادتاً یا مروّتاً لازم ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل کہلاتا ہے۔ بخل کے بہت سے دینی اور دنیاوی نقصانات ہیں جن کا سامنا بخل کرنے والے کو ہی کرنا پڑتا ہے، جیسے بخل کرنے والا کامل مومن نہیں بن سکتا اور مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں پا سکتا یونہی بخل آدمی کی بدتر خامی اور ملامت و رسوائی کا ذریعہ ہے، خونریزی اور فساد کی جڑ اور ہلاکت و بربادی کا سبب ہے۔ 2 ...... اس آیت میں خطاب اگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے ہے تو یہ تبدیلی بالفعل واقع نہیں ہوئی کیونکہ بعد والوں میں سے کوئی بھی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے افضل نہیں ہے اور شرط کے لیے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

آیات:29 رکوع: 04

سُوْرَةُ الْفَتْح مَدَنِیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

روشن فتح کا فیصلہ فرمانے کی بشارت اور دیگر بشارتیں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّیَغْفِرَ لَكَ

اِنَّا	فَتَحْنَا	لَكَ	فَتْحًا مُّبِیْنًا ﴿۱﴾ (1)	لِّیَغْفِرَ	لَكَ
بیشک	ہم نے فیصلہ فرمادیا	تمہارے لیے	روشن فتح (کا)	تاکہ بخش دے	تمہارے سبب

بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح کا فیصلہ فرمادیا○ تاکہ اللہ تمہارے صدقے

اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ

اللّٰهُ	مَا	تَقَدَّمَ	مِنْ ذَنْۢبِكَ (2)	وَ	مَا	تَاَخَّرَ	وَ	یُتِمَّ
اللہ	جو	پہلے ہوئے	تمہارے اپنوں کے گناہ	اور	جو	پیچھے ہوں گے	اور	پوری کردے

تمہارے اپنوں کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور اپنا انعام

نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ یَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَنْصُرَكَ

نِعْمَتَهٗ	عَلَیْكَ	وَ	یَهْدِیَكَ	صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۲﴾	وَّ	یَنْصُرَكَ
اپنی نعمت	تم پر	اور	دکھادے تمہیں	سیدھا راستہ	اور	مدد کرے تمہاری

تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے ○ اور اللہ تمہاری

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ضروری نہیں کہ اس کا وقوع بھی ہو اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہے تو یہ تبدیلی بالفعل واقع ہوئی اور بعد میں ایسے لوگ آئے جو منافقین جیسے بالکل نہ تھے۔

1 ...... اکثر مفسرین کے نزدیک روشن فتح سے صلحِ حدیبیہ مراد ہے جبکہ بعض مطلق اسلامی فتوحات مراد لیتے ہیں جیسے مکہ، خیبر، حنین، طائف، فارس و روم وغیرہ کی فتوحات۔ یہ فتوحات چونکہ یقینی تھیں اس لئے انہیں ماضی کے صیغہ سے بیان کیا گیا۔

2 ...... یہاں ذَنب کی نسبت بظاہر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہے اور مراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اپنوں کے اگلے اور پچھلے گناہ ہیں۔

قلبی اطمینان کے ذریعے مسلمانوں کی مدد اور دیگر حکمتیں

اللّٰهُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا ③ هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّكِیۡنَةَ

اللّٰهُ	نَصۡرًا عَزِیۡزًا ③	هُوَ	الَّذِیۡۤ	اَنۡزَلَ	السَّكِیۡنَةَ (1)
اللہ	زبردست مدد	وہی (ہے)	جس نے	اتارا	اطمینان

زبردست مدد فرمائے ○ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں

فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِهِمۡ ؕ وَ

فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	لِیَزۡدَادُوۡۤا	اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِهِمۡ	وَ
ایمان والوں کے دلوں میں	تاکہ وہ زیادہ ہو جائیں	اپنے یقین کے ساتھ یقین (میں)	اور

اطمینان اتارا تاکہ ان کے یقین پر یقین میں اضافہ ہو اور

لِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیۡمًا حَكِیۡمًا ④ۙ

لِلّٰهِ	جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلِیۡمًا	حَكِیۡمًا ④
اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)	آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر	اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا

آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کی ملک ہیں اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○

لِّیُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ

لِّیُدۡخِلَ	الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	وَ	الۡمُؤۡمِنٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجۡرِیۡ
تاکہ وہ داخل کردے	ایمان والے مردوں	اور	ایمان والی عورتوں (کو)	باغوں (میں)	بہتی ہیں

تاکہ وہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان باغوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا وَ یُكَفِّرَ عَنۡهُمۡ

مِنۡ تَحۡتِهَا	الۡاَنۡهٰرُ	خٰلِدِیۡنَ	فِیۡهَا	وَ	یُكَفِّرَ	عَنۡهُمۡ
ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	اور	(تاکہ اللہ) مٹادے	ان سے

نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور تاکہ اللہ ان کی برائیاں

1 ...... اس سے پہلی آیت میں مدد فرمانے کا ذکر ہوا اور اس آیت میں مدد کی صورت بیان کی جارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی صلح اور امن کے ذریعے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا تاکہ ان کے یقین میں مزید اضافہ ہو جائے اور عقیدہ راسخ ہونے کے باوجود نفس کو اطمینان حاصل ہو اور یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے جنگ وغیرہ کے دوران ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔

سَيِّاٰتِهِمْؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًاۙ ﴿۵﴾ وَّ

سَيِّاٰتِهِمْ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عِنْدَ اللّٰهِ	فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۵﴾	وَّ
ان کی برائیاں	اور	ہے	یہ	اللہ کے یہاں	بڑی کامیابی	اور

ان سے مٹا دے، اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے ○ اور

يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَ

يُعَذِّبَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ	وَ	الْمُشْرِكِيْنَ	وَ
(تاکہ) وہ عذاب دے	منافق مردوں	اور	منافق عورتوں	اور	مشرک مردوں	اور

تاکہ وہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور

الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِؕ عَلَيْهِمْ

الْمُشْرِكٰتِ	الظَّآنِّيْنَ	بِاللّٰهِ	ظَنَّ السَّوْءِ [1]	عَلَيْهِمْ
مشرک عورتوں (کو)	(جو) گمان کرنے والے (ہیں)	اللہ پر	برا گمان	انہی پر (ہے)

مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ پر برا گمان کرتے ہیں بری گردش

دَآئِرَةُ السَّوْءِۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ

دَآئِرَةُ السَّوْءِ [2]	وَ	غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَعَنَهُمْ	وَ	اَعَدَّ
بری گردش	اور	غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	اور	لعنت کی ان پر	اور	تیار کی

انہیں پر ہے اور اللہ نے اُن پر غضب فرمایا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لیے

لَهُمْ جَهَنَّمَؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَلِلّٰهِ

لَهُمْ	جَهَنَّمَ	وَ	سَآءَتْ	مَصِيْرًا ﴿۶﴾	وَ	لِلّٰهِ
ان کے لئے	جہنم	اور	وہ کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	اور	اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)

جہنم تیار فرمائی اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور آسمانوں

عظمت وشانِ الٰہی

1 ...... منافقوں کا اللہ تعالٰی پر برا گمان یہ تھا کہ اللہ تعالٰی اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اہلِ ایمان کی مدد نہ فرمائے گا اور انہیں مکہ سے مدینہ کی طرف سلامتی کے ساتھ نہیں لوٹائے گا۔ اللہ تعالٰی کے بارے میں بدگمانیوں کا شکار ہونا منافقوں کا طرزِ عمل اور حرام فعل ہے، مسلمانوں کو ایسے خیالات سے بچتے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالٰی پر بھروسہ اور اس سے حسنِ ظن رکھنا چاہیے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے برے گمان کا وبال عذاب اور ہلاکت کی صورت میں انہی پر پڑے گا۔

جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ۝۷

جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَزِيۡزًا	حَكِيۡمًا ۝۷
آسمانوں اور زمین کے سب لشکر	اور	ہے	اللہ	عزت والا	حکمت والا

اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں اور اللہ عزت والا، حکمت والا ہے ○

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام و مرتبہ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ۝۸

اِنَّاۤ	اَرۡسَلۡنٰكَ	شَاهِدًا [1]	وَّ	مُبَشِّرًا	وَّ	نَذِيۡرًا ۝۸
بیشک	ہم نے بھیجا تمہیں	گواہ	اور	خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا (بناکر)

بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ○

بعثت کے تین مقاصد

لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَ

لِّتُؤۡمِنُوۡا	بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ	وَ	تُعَزِّرُوۡهُ	وَ
تاکہ (اے لوگو) تم ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	تعظیم کرو اس (رسول) کی	اور

تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر

بیعتِ رضوان کرنے والوں کی فضیلت اور ذمہ داری

تُوَقِّرُوۡهُ ؕ وَتُسَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا ۝۹ اِنَّ

تُوَقِّرُوۡهُ [2]	وَ	تُسَبِّحُوۡهُ	بُكۡرَةً	وَّ	اَصِيۡلًا ۝۹	اِنَّ
توقیر کرو اس کی	اور	تم پاکی بیان کرو اس (اللہ) کی	صبح	اور	شام	بیشک

کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو ○ بیشک

الَّذِيۡنَ يُبَايِعُوۡنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوۡنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ

الَّذِيۡنَ	يُبَايِعُوۡنَكَ	اِنَّمَا يُبَايِعُوۡنَ	اللّٰهَ	يَدُ اللّٰهِ
وہ لوگ جو	بیعت کرتے ہیں تمہاری	وہ بیعت کرتے ہیں صرف	اللہ (کی)	اللہ کا ہاتھ

جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر

(1)......اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاہد و گواہ بنایا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بروزِ قیامت اپنی امت کے اعمال و احوال اور انبیاء کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ نیز شاہد کا ایک معنی مشاہدہ کرنے والا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ مرتبہ بھی عطا فرمایا ہے کہ اُمت کے تمام اعمال و احوال کا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشاہدہ فرماتے ہیں، جیسا کہ خود فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھادی تو میں اسے اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (کنز العمال، ۱۸۹/۶، الجزء الحادی عشر، الحدیث: ۳۱۹۶۸) (2)......اکثر مفسرین کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ

فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ	فَمَنْ	نَّكَثَ	فَاِنَّمَا یَنْكُثُ	عَلٰی نَفْسِهٖ
ان کے ہاتھوں پر (ہے)	تو جس نے	عہد توڑا	تو وہ عہد توڑتا ہے صرف	اپنی جان کے خلاف

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا تو وہ اپنی جان کے خلاف ہی عہد توڑتا ہے

وَ مَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ

وَ	مَنْ	اَوْفٰی	بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ	اللّٰهَ	فَسَیُؤْتِیْهِ
اور	جس نے	پورا کیا	(اس) کو جس پر اس نے عہد کیا	اللہ (سے)	تو عنقریب اللہ دے گا اسے

اور جس نے اللہ سے کئے ہوئے اپنے عہد کو پورا کیا تو بہت جلد اللہ اسے

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۰﴾ سَیَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۰﴾	سَیَقُوْلُ [1]	لَكَ	الْمُخَلَّفُوْنَ	مِنَ الْاَعْرَابِ
عظیم ثواب	اب کہیں گے	تم سے	پیچھے رہ جانے والے	دیہاتیوں میں سے

عظیم ثواب دے گا ○ پیچھے رہ جانے والے دیہاتی اب تم سے کہیں گے کہ

ع ٩

منافقوں سے متعلق غیبی خبر اور انہیں جواب

شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ

شَغَلَتْنَاۤ	اَمْوَالُنَا	وَ	اَهْلُوْنَا	فَاسْتَغْفِرْ
مشغول رکھا ہمیں	ہمارے مالوں	اور	ہمارے گھر والوں (نے)	تو آپ مغفرت کی دعا کردیں

ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا تو آپ ہمارے لئے

لَنَا ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ

لَنَا	یَقُوْلُوْنَ	بِاَلْسِنَتِهِمْ	مَّا	لَیْسَ	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	قُلْ
ہمارے لئے	وہ کہتے ہیں	اپنی زبانوں سے	(وہ بات) جو	نہیں ہے	ان کے دلوں میں	تم کہو

مغفرت کی دعا کردیں، وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ تم فرماؤ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نزدیک اس آیت میں تعظیم و توقیر کا حکم حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہے۔

1 ......جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حدیبیہ کے سال عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ فرمایا تو قریبی گاؤں والے اور دیہاتی آپ کے ساتھ نہ گئے اور کام کا بہانہ بنا کر وہیں رہ گئے اور حقیقت میں ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں، مسلمان ان سے بچ کر واپس نہ آئیں گے۔ اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے معاملہ ان کے گمان کے بالکل برخلاف ہوا اور اس آیت میں ان لوگوں کی معذرت سے متعلق غیبی خبر دی گئی جو ہو بہو پوری ہوئی۔

فَمَنۡ يَّمۡلِكُ لَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا اِنۡ اَرَادَ

فَمَنۡ	يَّمۡلِكُ(1)	لَكُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ	شَيۡـًٔا	اِنۡ	اَرَادَ
تو کون	اختیار رکھتا ہے	تمہارے لئے	اللہ سے (کے مقابلہ میں)	کسی چیز (کا)	اگر	وہ ارادہ کرے

اگر اللہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا وہ تمہاری بھلائی کا

بِكُمۡ ضَرًّا اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ نَفۡعًا ؕ بَلۡ كَانَ

بِكُمۡ	ضَرًّا	اَوۡ	اَرَادَ	بِكُمۡ	نَفۡعًا	بَلۡ	كَانَ
تمہارے ساتھ	نقصان (کا)	یا	وہ ارادہ کرے	تمہارے ساتھ	بھلائی (کا)	بلکہ	ہے

ارادہ فرمائے تو اللہ کے مقابلے میں کون تمہارے لئے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے؟ بلکہ اللہ

اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۱﴾ بَلۡ ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ

اللّٰهُ	بِمَا	تَعۡمَلُوۡنَ	خَبِيۡرًا ﴿۱۱﴾	بَلۡ	ظَنَنۡتُمۡ	اَنۡ
اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خبردار	بلکہ	تم نے گمان کرلیا	یہ کہ

تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○ بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ

لَّنۡ يَّنۡقَلِبَ الرَّسُوۡلُ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِلٰٓى اَهۡلِيۡهِمۡ اَبَدًا وَّ

لَّنۡ يَّنۡقَلِبَ	الرَّسُوۡلُ	وَ	الۡمُؤۡمِنُوۡنَ(2)	اِلٰٓى اَهۡلِيۡهِمۡ	اَبَدًا	وَّ
ہرگز واپس نہ آئیں گے	رسول	اور	ایمان والے	اپنے گھر والوں کی طرف	کبھی	اور

رسول اور مسلمان ہرگز کبھی اپنے گھر والوں کی طرف واپس نہ آئیں گے اور

زُيِّنَ ذٰلِكَ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَظَنَنۡتُمۡ ظَنَّ السَّوۡءِ ۖۚ وَ

زُيِّنَ	ذٰلِكَ	فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ	وَ	ظَنَنۡتُمۡ	ظَنَّ السَّوۡءِ	وَ
خوبصورت بنادیا گیا	یہ (گمان)	تمہارے دلوں میں	اور	تم نے گمان کیا	برا گمان	اور

یہ بات تمہارے دلوں میں بڑی خوبصورت بنادی گئی تھی اور تم نے (یہ) بہت برا گمان کیا تھا اور

1...... کسی کو ضرر اور نفع پہنچانے کا حقیقی اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ؛ جسے وہ ضرر پہنچانا چاہے اسے کوئی اس کے ضرر سے نہیں بچا سکتا اور جسے وہ نفع پہنچانا چاہے تو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کے معاملے میں ان کے حکم کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے دنیا کے نفع و نقصان کا خوف نہیں کرنا چاہئے۔ 2...... عمرہ کے اس سفر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جانے والے تمام حضرات کو اللہ تعالیٰ نے "مومنون" فرمایا، گویا ان صحابہ کا ایمان خدائی گواہی سے ثابت ہے۔

توحید و رسالت پر ایمان نہ لانے والے کے لیے وعید

كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ					
كُنْتُمْ	قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾	وَ	مَنْ	لَّمْ يُؤْمِنْۢ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
تم تھے	ہلاک ہونے والے لوگ	اور	جو	ایمان نہ لایا	اللہ اور اس کے رسول پر
تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے					

فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَ لِلّٰهِ					
فَاِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِيْنَ	سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾	وَ	لِلّٰهِ
تو بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	کافروں کے لیے	بھڑکتی آگ	اور	اللہ ہی کے لیے (ہے)
تو بیشک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ○ اور آسمانوں					

اللہ تعالیٰ کی شانِ ملکیت اور مغفرت و عذاب سے متعلق مشیتِ الٰہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ					
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	يَغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يُعَذِّبُ
آسمانوں اور زمین کی سلطنت	وہ بخش دیتا ہے	(اس) کو جسے	وہ چاہتا ہے	اور	عذاب دیتا ہے
اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے، جس کی چاہے مغفرت فرمائے اور جسے چاہے					

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ							
مَنْ	يَّشَآءُ[1]	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾[2]	سَيَقُوْلُ
جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اب کہیں گے
عذاب دے اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○ جب							

غزوۂ خیبر کے لیے روانگی کے وقت منافقوں کے بارے میں غیبی خبر

الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا					
الْمُخَلَّفُوْنَ	اِذَا	انْطَلَقْتُمْ	اِلٰى مَغَانِمَ	لِتَاْخُذُوْهَا	ذَرُوْنَا
پیچھے رہ جانے والے	جب	تم چلوگے	غنیمتوں کی طرف	تاکہ تم حاصل کرو انہیں	چھوڑ دو ہمیں
تم غنیمتیں حاصل کرنے کیلئے ان کی طرف چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے کہیں گے: ہمیں بھی					

1 ...... گناہگار مسلمان کی مغفرت فرما دینا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اسے عذاب دینا اس کا عدل ہے، اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔

2 ...... اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی اور عذاب کے مقابلے میں مغفرت زیادہ ہے لیکن اس کی وجہ سے نیک اعمال چھوڑ دینا اور نافرمانیوں میں مبتلا ہو جانا بہت بڑی نادانی ہے۔ نیز توحید و رسالت پر صحیح طریقے سے ایمان لانا اور ایمان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی مغفرت حاصل ہونے کے بنیادی اور اصولی ذرائع ہیں، انہیں اختیار کرنے کے بعد اس کے فضل کی امید رکھنی اور اس کے عدل سے ڈرنا چاہئے۔

منافقوں کی آزمائش کے لیے ایک کسوٹی

نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ

نَتَّبِعْكُمْ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يُّبَدِّلُوْا	كَلٰمَ اللّٰهِ (1)	قُلْ
(تاکہ) ہم پیچھے آئیں تمہارے	وہ چاہتے ہیں	کہ	بدل دیں	اللہ کا کلام	تم کہو

اپنے پیچھے آنے دو۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں۔ تم فرماؤ:

لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ

لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا	كَذٰلِكُمْ	قَالَ	اللّٰهُ	مِنْ قَبْلُ	فَسَيَقُوْلُوْنَ
تم ہرگز پیچھے نہ آؤ ہمارے	اسی طرح	فرمادیا	اللہ (نے)	پہلے سے	تو اب وہ کہیں گے

ہرگز ہمارے پیچھے نہ آؤ۔ اللہ نے پہلے سے اسی طرح فرمادیا ہے، تو اب کہیں گے:

بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۵ قُلْ

بَلْ	تَحْسُدُوْنَنَا	بَلْ	كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ۝۱۵	قُلْ
بلکہ	تم حسد کرتے ہو ہم سے	بلکہ	وہ (منافق) نہ سمجھتے تھے	مگر	تھوڑی (بات)	تم کہو

بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ وہ منافق بہت تھوڑی بات سمجھتے ہیں ۝ پیچھے رہ جانے والے

لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ

لِّلْمُخَلَّفِيْنَ	مِنَ الْاَعْرَابِ	سَتُدْعَوْنَ	اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ (2)
پیچھے رہ جانے والوں سے	دیہاتیوں میں سے	عنقریب تمہیں بلایا جائے گا	ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف

دیہاتیوں سے فرماؤ: عنقریب تمہیں ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلایا جائے گا

تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ

تُقَاتِلُوْنَهُمْ	اَوْ	يُسْلِمُوْنَ	فَاِنْ	تُطِيْعُوْا	يُؤْتِكُمُ
تم لڑوگے ان سے	یا	وہ مسلمان ہوجائیں گے	پھر اگر	تم فرمانبرداری کروگے	(تو) دے گا تمہیں

تم ان سے لڑوگے یا وہ مسلمان ہوجائیں گے پھر اگر تم فرمانبرداری کروگے تو اللہ تمہیں

1 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدلنے کا محمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ وحی فرمائی تھی کہ خیبر کا مالِ غنیمت حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لئے ہے، تو منافق خیبر کا مالِ غنیمت حاصل کرکے اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو بدلنا چاہتے ہیں۔

2 ...... سخت لڑائی والی قوم سے یمامہ کے رہائشی بنو حنیفہ مراد ہیں جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں اور ان سے جنگ کرنے کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں کو دعوت دی یا ان سے مراد فارس اور روم کے لوگ ہیں جن سے جنگ کرنے کیلئے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دعوت دی۔

معذوروں کے لئے شرکتِ جہاد سے رخصت

اطاعتِ رسول کی فضیلت اور نافرمانی کی وعید

اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًاۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ

اللّٰهُ	اَجْرًا حَسَنًا	وَ	اِنْ	تَتَوَلَّوْا	كَمَا	تَوَلَّیْتُمْ	مِّنْ قَبْلُ
اللہ	اچھا ثواب	اور	اگر	تم منہ پھیروگے	جیسے	تم نے منہ پھیرا	(اس سے) پہلے

اچھا ثواب دے گا اور اگر پھروگے جیسے تم اس سے پہلے پھر گئے تھے

یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۶﴾ لَیْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا

یُعَذِّبْكُمْ	عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۶﴾	لَیْسَ	عَلَى الْاَعْمٰى	حَرَجٌ[1]	وَّ	لَا
(تو اللہ) عذاب دے گا تمہیں	دردناک عذاب	نہیں ہے	اندھے پر	کوئی تنگی	اور	نہ

تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا ○ اندھے پر کوئی تنگی نہیں اور نہ

عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِیْضِ حَرَجٌؕ وَ مَنْ یُّطِعِ

عَلَى الْاَعْرَجِ	حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلَى الْمَرِیْضِ	حَرَجٌ	وَ	مَنْ	یُّطِعِ
لنگڑے پر	کوئی مضائقہ	اور	نہ	بیمار پر	کوئی حرج	اور	جو	حکم مانے

لنگڑے پر کوئی مضائقہ اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	یُدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا
اللہ اور اس کے رسول (کا)	(تو اللہ) داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

حکم مانے تو اللہ اسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُۚ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۷﴾ؑ

الْاَنْهٰرُ	وَ	مَنْ	یَّتَوَلَّ	یُعَذِّبْهُ	عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۷﴾
نہریں	اور	جو	منہ پھیرے	(تو اللہ) عذاب دے گا اسے	دردناک عذاب

بہتی ہیں اور جو پھرے اللہ اسے دردناک عذاب دے گا ○

ع ۲ النصف

[1] ......جب اس سے پہلی آیت نازل ہوئی تو اپاہج اور معذور لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا: جہاد سے رہ جانے کی صورت میں نہ اندھے پر کوئی تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی مضائقہ اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور ان کے لئے جہاد میں حاضر نہ ہونا جائز ہے کیونکہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے اور اس کے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس حکم میں بوڑھے، ضعیف اور وہ بیمار بھی داخل ہیں جنہیں چلنا، پھرنا دشوار ہے۔

بیعتِ رضوان میں شریک صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے فضائل

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ

لَقَدْ	رَضِیَ	اللّٰهُ	عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ	اِذْ	یُبَایِعُوْنَكَ[1]
ضرور بیشک	راضی ہوا	اللہ	ایمان والوں سے	جب	وہ بیعت کرتے تھے تمہاری

بیشک اللہ ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ

تَحْتَ الشَّجَرَةِ	فَعَلِمَ	مَا	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	فَاَنْزَلَ	السَّكِیْنَةَ
درخت کے نیچے	تو اللہ جانتا تھا	جو	ان کے دلوں میں (ہے)	تو اس نے اتارا	اطمینان

تمہاری بیعت کررہے تھے تو اللہ کو وہ معلوم تھا جو ان کے دلوں میں تھا تو اس نے ان پر

عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾ وَّ مَغَانِمَ كَثِیْرَةً یَّاْخُذُوْنَهَا

عَلَیْهِمْ	وَ	اَثَابَهُمْ	فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾[2]	وَّ	مَغَانِمَ كَثِیْرَةً	یَّاْخُذُوْنَهَا
ان پر	اور	انعام دیا انہیں	نزدیک آنے والی فتح (کا)	اور	بہت سی غنیمتیں	وہ لیں گے انہیں

اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا ۝ اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ لیں گے

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے غنیمتوں کا وعدۂ الٰہی

وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِیْرَةً

وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَزِیْزًا	حَكِیْمًا ﴿۱۹﴾	وَعَدَكُمُ	اللّٰهُ	مَغَانِمَ كَثِیْرَةً
اور	ہے	اللہ	عزت والا	حکمت والا	وعدہ کیا ہے تم سے	اللہ (نے)	بہت سی غنیمتوں (کا)

اور اللہ عزت والا، حکمت والا ہے ۝ اور اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ

تَاْخُذُوْنَهَا	فَعَجَّلَ	لَكُمْ	هٰذِهٖ	وَ	كَفَّ	اَیْدِیَ النَّاسِ
تم لوگے انہیں	تو اس نے جلد عطا فرمادی	تمہیں	یہ	اور	روک دیئے	لوگوں کے ہاتھ

جو تم حاصل کروگے تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے

[1] ......اس بیعت سے مراد بیعتِ رضوان ہے جو حدیبیہ کے مقام پر ہوئی۔ بیعتِ رضوان میں شرکت کرنے والوں کو کسی تخصیص کے بغیر مومن فرمایا گیا اور رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیعتِ رضوان میں شریک تمام حضرات مخلص مومن تھے اور ان سب سے اللہ تعالٰی خاص طور پر راضی ہوچکا ہے۔

[2] ......جلد آنے والی فتح سے خیبر کی فتح مراد ہے جو کہ حدیبیہ سے واپسی کے چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔

عَنۡكُمۡ ۚ وَ لِتَكُوۡنَ اٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ يَهۡدِيَكُمۡ

عَنۡكُمۡ (1)	وَ	لِتَكُوۡنَ	اٰيَةً	لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ	وَ	يَهۡدِيَكُمۡ
تم سے	اور	تاکہ وہ (غنیمت) ہو	نشانی	ایمان والوں کے لیے	اور	اللہ دکھائے تمہیں

روک دیئے اور تاکہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو اور تاکہ وہ تمہیں

صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ﴿۲۰﴾ وَّ اُخۡرٰى لَمۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهَا قَدۡ

صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ﴿۲۰﴾	وَّ	اُخۡرٰى (2)	لَمۡ تَقۡدِرُوۡا	عَلَيۡهَا	قَدۡ
سیدھا راستہ	اور	دوسری (غنیمتوں کا بھی وعدہ کیا)	تم قادر نہ تھے	ان پر	بیشک

سیدھا راستہ دکھائے ○ اور دوسری غنیمتوں کا (بھی وعدہ فرمایا ہے) جن پر تمہیں قدرت نہیں،

جنگ کی صورت میں کفارِ مکہ کی یقینی شکست کی خبر

اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرًا ﴿۲۱﴾ وَ

اَحَاطَ	اللّٰهُ	بِهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ	قَدِيۡرًا ﴿۲۱﴾	وَ
گھیر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کو	اور	ہے	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا	اور

انہیں اللہ نے گھیر رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اور

لَوۡ قٰتَلَكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوَلَّوُا الۡاَدۡبَارَ ثُمَّ

لَوۡ	قٰتَلَكُمُ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	لَوَلَّوُا	الۡاَدۡبَارَ	ثُمَّ
اگر	لڑیں گے تم سے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	(تو) ضرور وہ پھیر جائیں گے	پیٹھیں	پھر

اگر کافر تم سے لڑیں گے تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے پھر

اہلِ ایمان کی مدد اور کافروں پر قہر دستورِ الٰہی ہے

لَا يَجِدُوۡنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيۡرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِىۡ قَدۡ

لَا يَجِدُوۡنَ	وَلِيًّا	وَّ	لَا	نَصِيۡرًا ﴿۲۲﴾	سُنَّةَ اللّٰهِ	الَّتِىۡ	قَدۡ
وہ نہ پائیں گے	کوئی حمایتی	اور	نہ	مددگار	اللہ کا دستور (ہے)	جو	تحقیق

وہ کوئی حمایتی اور مددگار نہ پائیں گے ○ اللہ کا دستور ہے جو

1..... لوگوں کے ہاتھ روکنے سے مراد یہ ہے کہ خیبر والوں کے ہاتھ مسلمانوں سے روک دیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا تو وہ افرادی اور حربی قوت زیادہ ہونے کے باوجود مسلمانوں پر فتح حاصل نہ کر سکے۔ یا، یہ مراد ہے کہ مسلمانوں کے اہل وعیال سے لوگوں کے ہاتھ روک دیئے کہ وہ خوفزدہ ہو کر انہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ 2..... اس سے فارس اور روم کی فتح مراد ہے، اہلِ عرب ان سے جنگ کرنے پر قادر نہ تھے، قبولِ اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں اہلِ فارس اور روم سے جنگ کرنے کی قدرت عطا فرمادی۔ یا، اس سے مکہ کی فتح مراد ہے۔

حدیبیہ میں فضلِ الٰہی

خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ وَ

خَلَتْ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّةِ اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾	وَ
چلا آرہا ہے	پہلے سے	اور	تم ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے	تبدیلی	اور

پہلے لوگوں میں گزر چکا ہے اور تم ہرگز اللہ کے دستور میں تبدیلی نہ پاؤ گے ○ اور

هُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ

هُوَ	الَّذِيْ	كَفَّ	اَيْدِيَهُمْ	عَنْكُمْ	وَ	اَيْدِيَكُمْ	عَنْهُمْ
وہی (ہے)	جس نے	روک دیئے	ان کے ہاتھ	تم سے	اور	تمہارے ہاتھ	ان سے

وہی ہے جس نے وادیٔ مکہ میں کافروں کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ

بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

بِبَطْنِ مَكَّةَ (1)	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	اَظْفَرَكُمْ	عَلَيْهِمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
وادیٔ مکہ میں	(اس کے) بعد	کہ	اس نے قابو دے دیا تمہیں	ان پر	اور	ہے	اللہ

ان سے روک دیئے حالانکہ اللہ نے تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ

حدیبیہ میں کفارِ مکہ سے جنگ کی اجازت نہ دینے کی حکمت

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾	هُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا	وہ	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	کفر کیا	اور

تمہارے کام دیکھتا ہے ○ وہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور

صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ

صَدُّوْكُمْ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	الْهَدْيَ	مَعْكُوْفًا	اَنْ
روکا تمہیں	مسجد حرام سے	اور	قربانی کے جانور (کو روکا)	(وہ) رکا ہوا (تھا)	(اس سے) کہ

تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو (روکا) اس حال میں کہ

(1)……اہلِ مکہ میں سے 80 ہتھیار بند جوان جبلِ تنعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اُترے، مسلمانوں نے انہیں گرفتار کرکے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کردیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں معاف فرمایا اور چھوڑ دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ معاملہ فتح مکہ کے دن ہوا اور اسی سے امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ مکہ مکرمہ صلح سے نہیں بلکہ قوت سے فتح ہوا تھا اور بعض مفسرین کے نزدیک صلح حدیبیہ کے موقع پر ایسا ہوا۔

يَبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ

يَّبْلُغَ	مَحِلَّهٗ	وَ	لَوْ لَا	رِجَالٌ	مُّؤْمِنُوْنَ	وَ
پہنچ جائے	اپنی قربانی کی جگہ	اور	اگر نہ ہوتے	کچھ مرد	ایمان والے	اور

وہ اپنی قربانی کی جگہ پہنچنے سے رُکے ہوئے تھے اور اگر (مکہ میں) کچھ مسلمان مرد اور

نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ

نِسَآءٌ	مُّؤْمِنٰتٌ (1)	لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ	اَنْ	تَطَـُٔوْهُمْ
کچھ عورتیں	ایمان والیاں	تم نہیں جانتے انہیں	کہ	تم روند ڈالوگے انہیں

مسلمان عورتیں نہ ہوتے جن کی تمہیں خبر نہیں (اور یہ بات نہ ہوتی) کہ تم انہیں روند ڈالو گے

فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

فَتُصِيْبَكُمْ	مِّنْهُمْ	مَّعَرَّةٌ	بِغَيْرِ عِلْمٍ
پھر پہنچے گی تمہیں	ان کی طرف سے	کوئی ناپسندیدہ بات	لاعلمی میں (تو تمہیں کفارِ مکہ سے جہاد کی اجازت دیدیتے)

پھر تمہیں ان کی طرف سے لاعلمی میں کوئی ناپسندیدہ بات پہنچے گی (تو ہم تمہیں کفارِ مکہ سے

لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ

لِيُدْخِلَ	اللّٰهُ	فِيْ رَحْمَتِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	لَوْ
(ان کا بچاؤ اس لیے ہے) کہ داخل کرتا ہے	اللّٰه	اپنی رحمت میں	جسے	وہ چاہتا ہے	اگر

جہاد کی اجازت دیدیتے۔ ان کا یہ بچاؤ) اس لیے ہے کہ اللّٰه اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اگر

تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

تَزَيَّلُوْا	لَعَذَّبْنَا	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا مِنْهُمْ
وہ (مسلمان) ہٹ جاتے (وہاں سے)	(تو) ضرور ہم عذاب دیتے	ان لوگوں کو جنہوں نے	ان میں سے کفر کیا

مسلمان (وہاں سے) ہٹ جاتے تو ہم ضرور ان میں سے کافروں کو

1 ...... ان سے مراد وہ مسلمان مرد اور عورتیں ہیں جو کمزور ہونے کی وجہ سے مدینہ نہیں جاسکتے تھے اور مکہ کے وسط میں رہتے تھے۔ ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہ دی گئی۔ نیک مسلمانوں کی وجہ سے کفار سے عذاب ٹلا رہا، اس سے معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے طفیل بدکاروں سے عذاب ٹل جاتا ہے، نیز یہ معاملہ صرف دنیا میں ہی نہیں بلکہ گناہگار مسلمانوں کو قبر میں بھی نیکوں کے قرب کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور آخرت میں بھی نصیب ہوں گی۔

کفارِ مکہ کی ہٹ دھرمی اور مسلمانوں پر فضلِ الٰہی کا بیان

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾	اِذْ	جَعَلَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
دردناک عذاب	جب	رکھی	ان لوگوں نے جنھوں نے	کفر کیا

دردناک عذاب دیتے ○ (اے حبیب! یاد کریں) جب کافروں نے اپنے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ

فِيْ قُلُوْبِهِمُ	الْحَمِيَّةَ[1]	حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ	فَاَنْزَلَ
اپنے دلوں میں	ہٹ دھرمی	جاہلیت کی ہٹ دھرمی (جیسی)	تو اتارا

زمانہ جاہلیت کی ہٹ دھرمی جیسی ضد رکھی تو اللہ نے

اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اللّٰهُ	سَكِيْنَتَهٗ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	وَ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ (نے)	اپنا اطمینان	اپنے رسول پر	اور	ایمان والوں پر

اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا

وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ

وَ	اَلْزَمَهُمْ	كَلِمَةَ التَّقْوٰى[2]	وَ	كَانُوْۤا	اَحَقَّ
اور	لازم کردیا ان پر	پرہیز گاری کا کلمہ	اور	وہ (مسلمان) تھے	زیادہ حق دار

اور پرہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرمادیا اور مسلمان اس کلمہ کے

بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾ ع

ع٩ ٣

بِهَا	وَ	اَهْلَهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾
اس (کلمہ) کے	اور	اس کے اہل (تھے)	اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا

زیادہ حق دار اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○

1...... کفارِ مکہ کی ضد یہ تھی کہ انہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو مکہ میں داخلے اور طوافِ کعبہ سے روکا۔

2...... پرہیز گاری کے کلمے سے مراد "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" ہے اور اسے "تقویٰ" کی طرف اس لئے منسوب کیا گیا کہ یہ تقویٰ و پرہیز گاری حاصل ہونے کا سبب ہے۔ پرہیز گاری کا کلمہ لازم کردینے سے معلوم ہوا کہ ایمان اور اخلاص حدیبیہ میں شریک ہونے والوں سے جدا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس میں ان سب کے حسنِ خاتمہ کی یقینی خبر ہے کہ ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے دنیا میں، وفات کے وقت، قبر میں اور حشر میں تقویٰ جدا نہ ہوسکے گا۔

خوابِ رسول کی صداقت

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ

لَقَدْ	صَدَقَ	اللّٰهُ	رَسُوْلَهُ	الرُّءْيَا بِالْحَقِّ (1)
ضرور بیشک	سچ کر دکھایا	اللہ (نے)	اپنے رسول (کا)	سچا خواب

بیشک اللہ نے اپنے رسول کا سچا خواب سچ کر دیا۔

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ

لَتَدْخُلُنَّ	الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	اٰمِنِيْنَ
ضرور تم داخل ہوگے	مسجد حرام (میں)	اگر	چاہا	اللہ (نے)	امن والے (ہوکر)

اگر اللہ چاہے تو تم ضرور مسجد حرام میں امن وامان سے داخل ہوگے،

مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ

مُحَلِّقِيْنَ	رُءُوْسَكُمْ	وَ	مُقَصِّرِيْنَ	لَا تَخَافُوْنَ
منڈاتے ہوئے	اپنے سروں (کو)	اور	بال ترشواتے ہوئے	تمہیں ڈر نہ ہوگا (کسی کا)

کچھ اپنے سروں کے بال منڈاتے ہوئے اور کچھ بال ترشواتے ہوئے، تمہیں کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ

فَعَلِمَ	مَا	لَمْ تَعْلَمُوْا	فَجَعَلَ	مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ
تو اسے معلوم ہے	جو	تمہیں معلوم نہیں	تو اس نے رکھی ہے	اس (مکہ میں داخلہ) سے پہلے

تو اللہ کو وہ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں تو اس نے مکے میں داخلے سے پہلے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کا ایک اہم مقصد غلبۂ اسلام

فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ

فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾	هُوَ	الَّذِيْۤ	اَرْسَلَ	رَسُوْلَهُ
ایک نزدیک آنے والی فتح	وہی (اللہ ہے)	جس نے	بھیجا	اپنے رسول (کو)

ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ہے ○ وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے پہلے مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ مکہ میں امن سے داخل ہوئے اور اصحاب میں سے بعض نے سر کے بال منڈائے اور بعض نے ترشوائے۔ یہ خواب آپ نے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ جب مسلمان حدیبیہ سے صلح کے بعد واپس ہوئے تو منافقین نے مذاق اڑایا، طعنے دیئے اور کہا: اس خواب کا کیا ہوا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی گئی کہ ضرور ایسا ہوگا، چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا۔

بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ	لِیُظْهِرَهٗ	عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ
ہدایت اور سچے دین کے ساتھ	تاکہ وہ غالب کردے اسے	تمام دینوں پر	اور	کافی ہے	اللہ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کردے اور اللہ کافی

شَهِیْدًاؕ(۲۸) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ

شَهِیْدًا(۲۸)	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ اللّٰهِ	وَ	الَّذِیْنَ	مَعَهٗۤ (1)	اَشِدَّآءُ
گواہ	محمد	اللہ کے رسول (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	اس کے ساتھ (ہیں)	سخت (ہیں)

گواہ ہے ○ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا

عَلَى الْكُفَّارِ	رُحَمَآءُ	بَیْنَهُمْ	تَرٰىهُمْ	رُكَّعًا
کافروں پر	نرم دل (ہیں)	اپنے درمیان	تو دیکھے گا انہیں	رکوع کرنے والے

سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے،

سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘

سُجَّدًا	یَّبْتَغُوْنَ	فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِضْوَانًا
سجدہ کرنے والے	وہ چاہتے ہیں	اللہ کا فضل	اور	رضا

سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں،

سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ

سِیْمَاهُمْ	فِیْ وُجُوْهِهِمْ	مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ	ذٰلِكَ	مَثَلُهُمْ
ان کی علامت	ان کے چہروں میں (ہے)	سجدوں کے نشان سے	یہ	ان کی صفت

ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ یہ ان کی صفت

1 ......اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے متعدد اوصاف اور ان کی عظمت و شان بیان کی گئی ہے، (1) وہ کافروں پر سخت ہیں۔ (2) آپس میں نرم دل اور ایک دوسرے پر مہربان ہیں۔ (3) کثرت سے اور پابندی کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں۔ (4) وہ اللہ تعالٰی کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ (5) ان کی عبادت کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے ظاہر ہے۔ (6) ان کے اوصاف تورات و انجیل میں بھی مذکور ہیں۔ (7) ان کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم کی بشارت ہے۔

معانقۃ ۱۵

فِی التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ

فِی التَّوْرٰىةِ	وَ	مَثَلُهُمْ	فِی الْاِنْجِیْلِ	كَزَرْعٍ
تورات میں (مذکور ہے)	اور	ان کی صفت	انجیل میں (مذکور ہے)	جیسے ایک کھیتی (ہو)

تورات میں (مذکور) ہے اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور) ہے۔ (ان کی صفت ایسے ہے) جیسے ایک کھیتی ہو

اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى

اَخْرَجَ	شَطْــٴَـهٗ	فَاٰزَرَهٗ	فَاسْتَغْلَظَ	فَاسْتَوٰى
اس نے نکالی	اپنی باریک سی کونپل	پھر طاقت دی اسے	پھر وہ موٹی ہوگئی	پھر سیدھی کھڑی ہوگئی

جس نے اپنی باریک سی کونپل نکالی پھر اسے طاقت دی پھر وہ موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی

عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَؕ

عَلٰى سُوْقِهٖ	یُعْجِبُ	الزُّرَّاعَ	لِیَغِیْظَ	بِهِمُ	الْكُفَّارَ [1]
اپنے تنے پر	وہ اچھی لگتی ہے	کسانوں (کو)	تاکہ دل جلائے	ان (مسلمانوں) سے	کافروں (کے)

ہوگئی، کسانوں کو اچھی لگتی ہے (اللہ نے مسلمانوں کی یہ شان اس لئے بڑھائی) تاکہ ان سے کافروں کے دل جلائے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

وَعَدَ	اللّٰهُ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

اللہ نے ان میں سے ایمان والوں اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۠(۲۹) ع

ع ۴ ۱۲

الصّٰلِحٰتِ	مِنْهُمْ	مَّغْفِرَةً	وَّ	اَجْرًا عَظِیْمًا (۲۹) [2]
اچھے، نیک	ان میں سے	بخشش	اور	بڑے ثواب (کا)

کرنے والوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے ○

1 ...... بارگاہِ الٰہی میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا مقام بہت بلند ہے، ان کی عظمتیں اور اوصاف خود ربِّ کائنات نے بیان فرمائے اور اس سے کافروں کے دل جلائے۔ عظمتِ صحابہ بیان کرنا اللہ تعالٰی کی سنت ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے جلنا کفار کا طریقہ ہے۔

2 ...... تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم صاحبِ ایمان اور نیک اعمال کرنے والے ہیں اس لئے مغفرت واجرِ عظیم کا یہ وعدہ سبھی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے ہے۔

آیات:18 — رکوع:02

سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت مَدَنِیَّۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آداب بارگاہِ نبوی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنے کی ممانعت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُقَدِّمُوْا(1)	بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ(2)	وَ	اتَّقُوا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم آگے نہ بڑھو	اللہ اور اس کے رسول کے آگے	اور	ڈرو

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے

بارگاہِ رسالت میں آواز بلند کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۱﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ڈرو بیشک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ اے ایمان والو!

لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ

لَا تَرْفَعُوْۤا	اَصْوَاتَكُمْ(3)	فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ	وَ	لَا تَجْهَرُوْا	لَهٗ
تم بلند نہ کرو	اپنی آوازیں	نبی کی آواز پر	اور	بلند آواز سے نہ کہو	ان کے (حضور)

اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے

(1)...... بعض لوگ رمضان سے ایک دن پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے نہ بڑھو۔ اس آیت کا شانِ نزول اگرچہ خاص ہے لیکن آگے بڑھنے کی ممانعت عام ہے یعنی کسی بات میں، کسی کام میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے ہونا منع ہے، ہاں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم کی حیثیت سے یا کسی ضرورت کی بنا پر آپ سے اجازت لے کر آگے بڑھنا اس ممانعت میں داخل نہیں۔ (2)...... اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا ناممکن ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنے کی ممانعت سے مقصود یہ بتانا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ

بارگاہِ رسالت میں آواز پست رکھنے والوں کی تعریف

بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ

بِالْقَوْلِ	كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ	لِبَعْضٍ	اَنْ	تَحْبَطَ
بات	جیسے تمہارے بعض کا بلند آواز سے بات کرنا	بعض سے	کہ	برباد (نہ) ہو جائیں

کوئی بات نہ کہو جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال

اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٢ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ

اَعْمَالُكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٢	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَغُضُّوْنَ
تمہارے اعمال	اور	تم	تمہیں خبر نہ ہو	بیشک	وہ لوگ جو	نیچی رکھتے ہیں

برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ۝ بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ

اَصْوَاتَهُمْ	عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	امْتَحَنَ	اللّٰهُ
اپنی آوازیں	اللہ کے رسول کے پاس	یہ لوگ	وہ ہیں جو	پرکھ لیا ہے	اللہ (نے)

اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے

حجروں کے باہر سے پکارنے والوں کو ادب کی تلقین

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝٣ اِنَّ

قُلُوْبَهُمْ	لِلتَّقْوٰى [1]	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝٣	اِنَّ
ان کے دلوں (کو)	پرہیز گاری کیلئے	ان کیلئے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	بیشک

پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ۝ بیشک

الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝٤ وَ

الَّذِیْنَ	یُنَادُوْنَكَ [2]	مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ	اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ ۝٤	وَ
وہ لوگ جو	پکارتے ہیں تمہیں	حجروں کے باہر سے	ان میں اکثر	عقل نہیں رکھتے	اور

جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ۝ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنا گویا اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا ہے۔ 3 ...... بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ایسی آواز بلند کرنا منع ہے جو آپ کی تعظیم
وتوقیر کے برخلاف اور بے ادبی کے زمرے میں داخل ہے اور اگر اس سے بے ادبی اور توہین کی نیت ہو تو یہ کفر ہے۔ (یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... جن کے دلوں میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل تعظیم ہے وہ دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقویٰ کے لئے منتخب کئے ہوئے ہیں۔ 2 ...... بنو تمیم کے چند لوگ دوپہر کے وقت حضور صَلَّی
اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پہنچے، اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما رہے تھے، ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ

لَوْ	اَنَّهُمْ	صَبَرُوْا	حَتّٰى	تَخْرُجَ	اِلَیْهِمْ	لَكَانَ
اگر	بیشک وہ	صبر کرتے	یہاں تک کہ	تم نکل آتے	ان کی طرف	(تو) ضرور وہ ہوتا

اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم ان کے پاس خود تشریف لے آتے تو یہ

خَیْرًا لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۵ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

خَیْرًا	لَّهُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ۝۵	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا
بہتر	ان کے لئے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اے ایمان والو!

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ

اِنْ	جَآءَكُمْ	فَاسِقٌۢ	بِنَبَاٍ	فَتَبَیَّنُوْۤا (1)	اَنْ
اگر	آئے تمہارے پاس	کوئی فاسق	کسی خبر کے ساتھ	تو تم تحقیق کرلو	کہ

اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ

تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ

تُصِیْبُوْا	قَوْمًۢا	بِجَهَالَةٍ	فَتُصْبِحُوْا	عَلٰى مَا	فَعَلْتُمْ
تم تکلیف (نہ) پہنچادو	کسی قوم (کو)	لاعلمی کی وجہ سے	پھر تم ہو جاؤ	(اس) پر جو	تم نے کیا

کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر

نٰدِمِیْنَ ۝۶ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ

نٰدِمِیْنَ ۝۶	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	فِیْكُمْ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	لَوْ
پچھتانے والے	اور	جان لو	کہ	تم میں	اللہ کا رسول (تشریف فرما ہے)	اگر

شرمندہ ہونا پڑے ۝ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول تشریف فرما ہیں، اگر

خبر قبول کرنے سے پہلے تحقیق کرنے کی تاکید اور اس کی حکمت

اطاعتِ نبوی کا حکم اور صحابہ پر انعامِ الٰہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارنا شروع کر دیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لے آئے، ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اس طرح پکارنا جہالت و بے عقلی ہے۔ 1 ...... اگر کوئی فاسق کسی شخص یا قوم کی شکایت کرے تو صرف اس کی بات پر اعتماد نہ کیا جائے بلکہ تحقیق کرلی جائے کہ وہ صحیح ہے یا نہیں کیونکہ جو فسق سے نہیں بچا وہ جھوٹ سے بھی نہ بچے گا۔ اس اصول پر عمل کریں تو آج بھی ہمارا معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے کیونکہ ہمارے ہاں لڑائی جھگڑے اور فسادات کی ایک وجہ یہ ہے کہ بغیر تصدیق کئے سنی سنائی بات پر غضبناک ہو کر ردِ عمل دکھا دیتے ہیں اور

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ

يُطِيْعُكُمْ (1)	فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ	لَعَنِتُّمْ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ
وہ بات مانیں تمہاری	بہت سے معاملات میں	(تو) ضرور تم مشقت میں پڑ جاؤ گے	اور	لیکن	اللہ

بہت سے معاملات میں وہ تمہاری بات مانیں تو تم ضرور مشقت میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے

حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ

حَبَّبَ	اِلَيْكُمُ	الْاِيْمَانَ	وَ	زَيَّنَهٗ	فِيْ قُلُوْبِكُمْ	وَ
اس نے محبوب بنادیا	تمہیں	ایمان	اور	آراستہ کر دیا اسے	تمہارے دلوں میں	اور

تمہیں ایمان محبوب بنادیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور

كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ

كَرَّهَ	اِلَيْكُمُ (2)	الْكُفْرَ	وَ	الْفُسُوْقَ	وَ	الْعِصْيَانَ (3)	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ
ناگوار کر دیا	تمہیں	کفر	اور	حکم عدولی	اور	نافرمانی	یہ لوگ	وہی

کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی، ایسے ہی لوگ

الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿۷﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

الرّٰشِدُوْنَ ﴿۷﴾	فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	نِعْمَةً	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ
رشد و ہدایت والے (ہیں)	اللہ کے فضل	اور	احسان (سے)	اور	اللہ	علم والا

رشد و ہدایت والے ہیں ○ اللہ کا فضل اور احسان ہے اور اللہ علم والا،

حَكِيْمٌ ﴿۸﴾ وَ اِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا

مسلمانوں میں صلح کروانے سے متعلق ہدایات

حَكِيْمٌ ﴿۸﴾	وَ	اِنْ	طَآىِٕفَتٰنِ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (4)	اقْتَتَلُوْا	فَاَصْلِحُوْا
حکمت والا (ہے)	اور	اگر	دو گروہ	ایمان والوں میں سے	آپس میں لڑیں	تو تم صلح کرادو

حکمت والا ہے ○ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پھر ساری زندگی پریشان رہتے ہیں، بیوی کو طلاق دینے میں بھی یہ وجہ کثرت سے پائی جاتی ہے۔ 1 ...... یعنی اگر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہر خبر پر بلا تحقیق عمل کر لیں تو تم سب مشقت میں پڑ جاؤ۔ 2 ...... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیضانِ صحبت سے تربیت یافتہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کفر و فسق اور گناہ سے دلی بیزار ہیں، ان کے دلوں میں ایمان، تقویٰ اور رشد و ہدایت ایسی رچ گئی ہے جیسے گلاب کے پھول میں رنگ و بو۔ 3 ...... گناہ نہ کرنا بھی کمال ہے لیکن گناہ سے دل میں نفرت پیدا ہو جانا بڑا کمال ہے کیونکہ یہ نفرت گناہوں سے مستقل طور پر بچا لیتی ہے۔ 4 ...... جنگ و جدال گناہ ہے، مگر یہاں دونوں

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا

بَيْنَهُمَا (1)	فَاِنْۢ	بَغَتْ	اِحْدٰىهُمَا	عَلَى الْاُخْرٰى	فَقَاتِلُوا (2)
ان دونوں کے درمیان	پھر اگر	زیادتی کرے	ان دو میں سے ایک	دوسرے پر	تو تم لڑو

صلح کرادو پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی کرنے والے سے

الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ

الَّتِيْ	تَبْغِيْ	حَتّٰى	تَفِيْٓءَ	اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ	فَاِنْ
اس سے جو	زیادتی کرے	یہاں تک کہ	وہ پلٹ آئے	اللہ کے حکم کی طرف	پھر اگر

لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر

فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ

فَآءَتْ	فَاَصْلِحُوْا	بَيْنَهُمَا	بِالْعَدْلِ	وَ	اَقْسِطُوْا	اِنَّ
وہ پلٹ آیا	تو صلح کرادو	ان دونوں کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور	عدل کرو	بیشک

وہ پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرادو اور عدل کرو، بیشک

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٩﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٩﴾	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	اِخْوَةٌ
اللہ	محبت فرماتا ہے	عدل کرنے والوں (سے)	صرف مسلمان	(آپس میں) بھائی بھائی (ہیں)

اللہ عدل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں

مسلمان بھائی بھائی ہیں

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٠﴾ ع

فَاَصْلِحُوْا	بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿١٠﴾
تو تم صلح کرادو	اپنے دو بھائیوں کے درمیان	اور	ڈرو	اللہ (سے)	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو ○

ع ۱۳/۱ الثلٰثة

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فریقوں کو مومن فرمایا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا۔ 1...... مسلمانوں میں صلح کرانا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت اور اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، البتہ ان میں وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو جبکہ ایسی صلح جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کردے وہ جائز نہیں ہے۔ 2...... مظلوم کی حمایت اور فریاد رسی کرنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے، اللہ تعالیٰ اس کیلئے 73 مغفرتیں لکھے گا، ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہو جائے گی اور 72 سے قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں گے۔ (شعب الایمان، ۶/۱۲۰، الحدیث: ۷۶۷۰)

چند معاشرتی احکام: مذاق اڑانے، طعنہ زنی کرنے اور برے نام رکھنے کی ممانعت اور تنبیہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا یَسْخَرْ (1)	قَوْمٌ	مِّنْ قَوْمٍ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ ہنسے	(مردوں کا) کوئی گروہ	(دوسرے) گروہ سے (پر)

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں،

عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ

عَسٰۤى	اَنْ	یَّكُوْنُوْا	خَیْرًا	مِّنْهُمْ	وَ	لَا	نِسَآءٌ
ہوسکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر	ان (ہنسنے والوں) سے	اور	نہ	عورتیں

ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں

مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ

مِّنْ نِّسَآءٍ	عَسٰۤى	اَنْ	یَّكُنَّ	خَیْرًا	مِّنْهُنَّ	وَ
(دوسری) عورتوں سے (پر ہنسیں)	ہوسکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر	ان (ہنسنے والیوں) سے	اور

دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور

لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ

لَا تَلْمِزُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ (2)	وَ	لَا تَنَابَزُوْا	بِالْاَلْقَابِ (3)	بِئْسَ
نہ عیب لگاؤ	اپنی جانوں (کو)	اور	ایک دوسرے کو نہ بلاؤ	(برے) ناموں کے ساتھ	کیا ہی برا

آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد

الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ

الِاسْمُ	الْفُسُوْقُ	بَعْدَ الْاِیْمَانِ	وَ	مَنْ	لَّمْ یَتُبْ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ
نام (ہے)	فاسق کہلانا	ایمان کے بعد	اور	جو	توبہ نہ کرے	تو یہ لوگ	وہی

فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی

1 ...... اہانت اور تحقیر کیلئے زبان یا اشارات، یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے، البتہ گناہ سے پاک ایسا مذاق جو خوش کر دے، جسے خوش طبعی اور خوش مزاجی کہتے ہیں، جائز ہے، بلکہ کبھی کبھی خوش طبعی کرنا سنت بھی ہے۔ 2 ...... اپنی جانوں کو عیب لگانے سے مراد ایک دوسرے کو عیب لگانا ہے کیونکہ مومن ایک جان کی طرح ہیں جب کسی دوسرے مومن پر عیب لگایا جائے تو گویا اپنے پر ہی عیب لگایا جائے گا۔ 3 ...... ایک دوسرے کے برے نام رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو تو اسے توبہ کے بعد اس برائی سے عار دلائی جائے۔ بعض علماء کے نزدیک برے نام رکھنے سے مراد

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

بدگمانی، عیب تلاش کرنے اور غیبت کرنے کی ممانعت

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اجْتَنِبُوْا (1)	كَثِیْرًا	مِّنَ الظَّنِّ
ظالم (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بچو	بہت زیادہ	گمان کرنے سے

ظالم ہیں ○ اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ

اِنَّ	بَعْضَ الظَّنِّ	اِثْمٌ	وَّ	لَا تَجَسَّسُوْا	وَ	لَا یَغْتَبْ
بیشک	کوئی گمان	گناہ (ہے)	اور	(پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو	اور	غیبت نہ کریں

بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی

بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا

بَّعْضُكُمْ	بَعْضًا	اَیُحِبُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	یَّاْكُلَ	لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا
تمہارے بعض	بعض (کی)	کیا پسند کرے گا	تم میں کوئی	کہ	وہ کھائے	اپنے مردہ بھائی کا گوشت

غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے

فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

فَكَرِهْتُمُوْهُ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	تَوَّابٌ
تو تم ناپسند کروگے اسے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت توبہ قبول کرنے والا

تو یہ تمہیں ناپسند ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا،

انسانوں کی قوموں قبیلوں میں تقسیم کی حکمت

رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ

رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اِنَّا	خَلَقْنٰكُمْ	مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى	وَ
مہربان (ہے)	اے	لوگو	بیشک	ہم نے پیدا کیا تمہیں	ایک مرد اور ایک عورت سے	اور

مہربان ہے ○ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی مسلمان کو کتا، یا گدھا، یا سور وغیرہ کہنا ہے۔ 1 ……اس آیت میں مسلمانوں کو تین احکام دیے گئے ہیں (1) بہت زیادہ گمان نہ کریں کیونکہ بعض گمان محض گناہ ہیں لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔ (2) مسلمانوں کے پوشیدہ عیب تلاش نہ کریں اور نہ ہی انہیں بیان کریں۔ (3) ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں۔ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو جسے وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو اس کی برائی کرنے کے طور پر بلا کسی مقصدِ صحیح کے ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔

عزت و فضیلت کا حقیقی معیار

جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ

اَكْرَمَكُمْ	اِنَّ	لِتَعَارَفُوْا	قَبَآىٕلَ	وَّ	شُعُوْبًا	جَعَلْنٰكُمْ
تم میں زیادہ عزت والا	بیشک	تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو	قبیلے	اور	قومیں	بنایا تمہیں

تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾

خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾	عَلِیْمٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	اَتْقٰىكُمْ (1)	عِنْدَ اللّٰهِ
خبر دار (ہے)	جاننے والا	اللہ	بیشک	(وہ ہے جو) تم میں زیادہ پرہیزگار (ہے)	اللہ کے نزدیک

تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے ○

دیہاتیوں کے دعویٰ ایمان کی نفی اور انہیں نصیحت

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّاؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ

لٰكِنْ	وَ	لَّمْ تُؤْمِنُوْا	قُلْ	اٰمَنَّا	الْاَعْرَابُ	قَالَتِ
لیکن	اور	تم ایمان نہیں لائے	تم کہو	ہم ایمان لائے	دیہاتیوں (نے)	کہا

دیہاتیوں نے کہا: ہم ایمان لے آئے، تم فرماؤ: تم ایمان تو نہیں لائے ہاں

قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْؕ

فِیْ قُلُوْبِكُمْ	الْاِیْمَانُ	لَمَّا یَدْخُلِ	وَ	اَسْلَمْنَا (2)	قُوْلُوْۤا
تمہارے دلوں میں	ایمان	ابھی داخل نہیں ہوا	اور	ہم فرمانبردار ہوئے	تم کہو

یوں کہو کہ ہم فرمانبردار ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ

لَا یَلِتْكُمْ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	تُطِیْعُوا	اِنْ	وَ
(تو) وہ کمی نہ کرے گا تمہیں	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تم فرمانبرداری کروگے	اگر	اور

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے تو تمہارے اعمال سے

1 ......بارگاہِ الٰہی میں عزت و فضیلت کا مدار نسب نہیں بلکہ پرہیزگاری ہے لہٰذا چاہئے کہ بندہ نسب پر فخر کرنے سے بچے اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرے تاکہ بارگاہِ الٰہی میں اسے عزت و فضیلت نصیب ہو۔

2 ......یہاں اسلام کے لغوی معنی یعنی "اطاعت و فرمانبرداری" مراد ہیں، شرعی معنی مراد نہیں، شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں۔

سچے مومنوں کے اوصاف

مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْــًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾

مِّنْ اَعْمَالِكُمْ	شَيْــًٔا	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾
تمہارے اعمال میں سے	کچھ	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)

کچھ کمی نہیں کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
ایمان والے صرف	وہ لوگ ہیں جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسول پر

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ

ثُمَّ	لَمْ يَرْتَابُوْا	وَ	جٰهَدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ
پھر	انہوں نے شک نہ کیا	اور	جہاد کیا	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

پھر انہوں نے شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے

اخلاص کے مدعی منافقوں کو تنبیہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾	قُلْ	اَتُعَلِّمُوْنَ
اللہ کی راہ میں	یہ لوگ	وہی	سچے (ہیں)	تم کہو	کیا تم بتاتے ہو

اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں ○ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کو

اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اللّٰهَ	بِدِيْنِكُمْ (1)	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ
اللہ (کو)	اپنا دین	اور (حالانکہ)	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں

اپنا دین بتاتے ہو حالانکہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں

1 ......جب اس سے پہلے کی دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو عرب کے دیہاتیوں نے قسمیں کھا کر کہا کہ ہم مخلص مومن ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا: اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تم ان سے فرمادو: کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کا بتاتے ہو حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں موجود ہے اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے، مومن کا ایمان بھی اسے معلوم ہے اور منافق کا نفاق بھی اس کے علم میں ہے، تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں۔

ایمان کا احسان جتانے والوں کو تنبیہ

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑯ يَمُنُّوْنَ

وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ⑯	يَمُنُّوْنَ
اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	اللّٰہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	وہ احسان جتاتے ہیں

اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللّٰہ سب کچھ جانتا ہے ○ اے محبوب! وہ تم پر

عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ

عَلَيْكَ	اَنْ	اَسْلَمُوْا	قُلْ	لَّا تَمُنُّوْا (1)	عَلَيَّ	اِسْلَامَكُمْ	بَلِ
تم پر	کہ	وہ مسلمان ہوگئے	تم کہو	تم احسان نہ رکھو	مجھ پر	اپنے اسلام (کا)	بلکہ

احسان جتاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوگئے۔ تم فرماؤ: اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ

اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ

اللّٰهُ	يَمُنُّ	عَلَيْكُمْ	اَنْ	هَدٰىكُمْ	لِلْاِيْمَانِ
اللّٰہ	احسان رکھتا ہے	تم پر	کہ	اس نے ہدایت دی تمہیں	ایمان کی

اللّٰہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دی

علمِ الٰہی کی شان

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑰ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ⑰	اِنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ
اگر	تم ہو	سچے	بیشک	اللّٰہ	جانتا ہے

اگر تم سچے ہو ○ بیشک اللّٰہ آسمانوں

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑱ ع

ع ۲ ۸ ۱۴

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ⑱ (2)
آسمانوں اور زمین کے غیب	اور	اللّٰہ	دیکھنے والا (ہے)	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

اور زمین کے سب غیب جانتا ہے اور اللّٰہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

1...... فرمایا کہ اے لوگو! حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ کیونکہ یہ تمہارا کوئی احسان نہیں بلکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا تم پر احسان ہے کہ تمہیں اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے دنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور فرماتا ہے۔

2...... اللّٰہ تعالٰی آسمانوں اور زمین کے سب غیب جانتا ہے تو اس سے منافقوں کے دلی حالات کیسے چھپ سکتے ہیں، لہٰذا منافقوں کا اظہارِ ایمان بیکار ہے۔ مسلمانوں کا اپنے ایمان کا اظہار کرنا اللّٰہ تعالٰی اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسان کا اعتراف کرنا ہوتا ہے۔

آیات:45

سُوْرَۃُ قٓ مَكِّيَّةٌ

رکوع:03

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

کفارِ مکہ کا حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت پر تعجب

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ ۝١ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ

اَنْ	عَجِبُوْٓا	بَلْ	وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ (1)	قٓ
(اس بات پر) کہ	انہوں نے تعجب کیا	بلکہ	عزت والے قرآن کی قسم	قٓ

قٓ، عزت والے قرآن کی قسم ۝ بلکہ انہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ

جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا

هٰذَا	الْكٰفِرُوْنَ	فَقَالَ	مِّنْهُمْ	مُّنْذِرٌ	جَآءَهُمْ
یہ (نبی کا آنا)	کافروں (نے)	تو کہا	انہیں میں سے	ایک ڈر سنانے والا	آیا ان کے پاس

ان کے پاس انہی میں سے ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا تو کافر کہنے لگے: یہ تو

دوبارہ زندہ کیے جانے پر کفارِ مکہ کا تعجب

شَیْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ

تُرَابًا	كُنَّا	وَ	مِتْنَا	ءَاِذَا	شَیْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢
مٹی (تو پھر زندہ کئے جائیں گے)	ہو جائیں گے	اور	ہم مر جائیں گے	کیا جب	عجیب چیز (ہے)

عجیب بات ہے ۝ کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی ہو جائیں گے (تو اس کے بعد پھر زندہ کئے جائیں گے)

1 ...... قرآنِ کریم دنیا میں بھی عزت والا ہے کہ تمام کلاموں پر فائق ہے اور آخرت میں بھی عزت والا ہے کہ یہ اپنے ماننے والے کی شفاعت فرمائے گا اور اس کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٣ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ

ذٰلِكَ	رَجْعٌ	بَعِيْدٌ ۝٣	قَدْ	عَلِمْنَا	مَا	تَنْقُصُ	الْاَرْضُ (1)	مِنْهُمْ
یہ	پلٹنا	دور(ہے)	بیشک	ہم جانتے ہیں	جو کچھ	کم کردیتی ہے	زمین	ان سے

یہ پلٹنا دور ہے ۝ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان سے گھٹاتی ہے

وَ عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا

وَ	عِنْدَنَا	كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤ (2)	بَلْ	كَذَّبُوْا	بِالْحَقِّ (3)	لَمَّا
اور	ہمارے پاس	یادرکھنے والی ایک کتاب (ہے)	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا	حق کو	جب

اور ہمارے پاس ایک یادرکھنے والی کتاب ہے ۝ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب

جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ ۝٥ اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا

جَآءَهُمْ	فَهُمْ	فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ ۝٥ (4)	اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا
وہ آیا ان کے پاس	تو وہ	ایک مضطرب کام (بات) میں (ہیں)	تو کیا انہوں نے نہ دیکھا

وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک ایسی بات میں ہیں جسے قرار نہیں ۝ تو کیا انہوں نے

اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَ زَیَّنّٰهَا وَ مَا

اِلَى السَّمَآءِ	فَوْقَهُمْ	كَیْفَ	بَنَیْنٰهَا	وَ	زَیَّنّٰهَا	وَ	مَا
آسمان کی طرف	اپنے اوپر	کیسے	ہم نے بنایا اسے	اور	آراستہ کیا اسے	اور	نہیں (ہے)

اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسے بنایا اور سجایا اور

لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا

لَهَا	مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦	وَ	الْاَرْضَ	مَدَدْنٰهَا	وَ	اَلْقَیْنَا	فِیْهَا
اس میں	کوئی شگاف	اور	زمین	ہم نے پھیلایا اسے	اور	ڈالے	اس میں

اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں ۝ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں مضبوط پہاڑ

1 ...... زمین کے انسان کو کم کرنے سے مراد اس کا جسمانی حصے جیسے گوشت خون اور ہڈیاں وغیرہ کھانا ہے۔

2 ...... اس کتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے جاننے کے لئے نہیں بلکہ خاص بندوں کو علم دینے کے لئے ہے۔

3 ...... حق سے مراد نبوت یا قرآن مجید ہے۔ 4 ...... وہ بات یہ ہے کہ کفار کبھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاعر، کبھی جادوگر اور کبھی کاہن کہتے ہیں، اسی طرح قرآن پاک کو کبھی شعر، کبھی جادو اور کبھی کہانت کہتے ہیں، کسی ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔

دلائلِ قدرت سے فائدہ اٹھانے والا شخص

رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ۙ۝۷ تَبْصِرَةً وَّ

رَوَاسِیَ	وَ	اَنْۢبَتْنَا	فِیْهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ۝۷	تَبْصِرَةً[1]	وَّ
مضبوط پہاڑ	اور	ہم نے اگایا	اس میں	ہر بارونق جوڑا	بصیرت	اور

ڈالے اور اس میں ہر بارونق جوڑا اگایا۝ ہر رجوع کرنے والے

قدرتِ الٰہی کی ایک اور دلیل

ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝۸ وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

ذِكْرٰى	لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝۸	وَ	نَزَّلْنَا	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً مُّبٰرَكًا
نصیحت (کیلئے)	ہر رجوع کرنے والے بندے کیلئے	اور	ہم نے اتارا	آسمان سے	برکت والا پانی

بندے کیلئے بصیرت اور نصیحت کیلئے ۝ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِ ۙ۝۹ وَ النَّخْلَ

فَاَنْۢبَتْنَا	بِهٖ	جَنّٰتٍ	وَّ	حَبَّ الْحَصِیْدِ ۝۹	وَ	النَّخْلَ
تو ہم نے اگائے	اس سے	باغات	اور	کاٹا جانے والا اناج	اور	کھجور کے درخت (اگائے)

تو اس سے باغات اور کاٹا جانے والا اناج اُگایا۝ اور کھجور کے

بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ۙ۝۱۰ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ

بٰسِقٰتٍ	لَّهَا	طَلْعٌ	نَّضِیْدٌ ۝۱۰	رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ
لمبے	ان کے	گچھے	اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے (ہیں)	بندوں کی روزی (کیلئے)

لمبے درخت (اگائے) جن کے گچھے اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے ہیں۝ بندوں کی روزی کے لیے

سابقہ امتوں کے حال اور انجام کی طرف اشارہ

وَ اَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝۱۱ كَذَّبَتْ

وَ	اَحْیَیْنَا	بِهٖ	بَلْدَةً مَّیْتًا	كَذٰلِكَ	الْخُرُوْجُ ۝۱۱	كَذَّبَتْ
اور	ہم نے زندہ کیا	اس (پانی) سے	مردہ شہر (کو)	اسی طرح	نکلنا (ہوگا)	جھٹلایا

اور ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کیا۔ یونہی (قبروں سے تمہارا) نکلنا ہوگا۝ ان (کفارِ مکہ) سے پہلے

1 ......یعنی آسمان وزمین اور ان سے متعلق بیان کی گئی تمام چیزیں ہر اس بندے کے لئے بصیرت اور نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں جو اللہ تعالٰی کی بنائی ہوئی انوکھی چیزوں اور خلقت کے عجائبات میں غور وفکر کرکے اس کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ لا

قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوْحٍ	وَّ	اَصْحٰبُ الرَّسِّ	وَ	ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾
ان (کفارِ مکہ) سے پہلے	نوح کی قوم	اور	رس (نامی کنویں) والوں	اور	ثمود (نے)

نوح کی قوم اور رس (نامی کنویں) والوں نے اور ثمود نے جھٹلایا ○

وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ لا وَّ

وَ	عَادٌ	وَّ	فِرْعَوْنُ	وَ	اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾	وَّ
اور	عاد	اور	فرعون	اور	لوط کے (قومی) بھائیوں (نے)	اور

اور عاد اور فرعون نے اور لوط کے ہم قوم لوگوں نے ○ اور

اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ

اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ	وَ	قَوْمُ تُبَّعٍ	كُلٌّ	كَذَّبَ
ایکہ (نامی جنگل) والوں	اور	تبع کی قوم (نے)	سب (نے)	جھٹلایا

جنگل والوں اور تبع کی قوم نے، ان سب نے رسولوں کو

الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ

الرُّسُلَ	فَحَقَّ	وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾	اَفَعَیِیْنَا	بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ
رسولوں (کو)	تو ثابت ہوگئی	میری وعید	تو کیا ہم تھک گئے	پہلی بار پیدا کرنے سے

جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہوگیا ○ تو کیا ہم پہلی بار بنانے کی وجہ سے تھک گئے؟

دوبارہ زندہ کیے جانے کے منکرین کو جواب

بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾ ع وَ لَقَدْ

بَلْ	هُمْ	فِیْ لَبْسٍ (1)	مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾	وَ	لَقَدْ
بلکہ	وہ	شبہ میں (ہیں)	نئی پیدائش سے متعلق	اور	ضرور بیشک

بلکہ وہ نئی پیدائش کے متعلق شبہے میں ہیں ○ اور بیشک

قدرت اور علمِ الٰہی کا کمال

ع ۱۵ ۵

(1)...... کفارِ مکہ اللہ تعالیٰ کو خالق ماننے کے باوجود اس بات کو محال اور بعید سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو دوبارہ پیدا فرمائے گا۔ یہ ان کی کمال جہالت تھی کیونکہ ایجاد کے مقابلے میں دوبارہ بنانا ظاہری اعتبار سے زیادہ آسان ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لئے دونوں برابر ہیں اور یہ لوگ ایجاد پر تو قدرت مان رہے ہیں اور اس سے زیادہ آسان پر قدرت کا انکار کر رہے ہیں۔

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ

خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	وَ	نَعْلَمُ	مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ	نَفْسُهٗ	وَ
ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	اور	ہم جانتے ہیں	جس کے ساتھ وسوسہ ڈالتا ہے	اس کا نفس	اور

ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے اور

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ

نَحْنُ	اَقْرَبُ[1]	اِلَیْهِ	مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾	اِذْ
ہم	زیادہ قریب (ہیں)	اس کے	دل کی رگ سے	جب

ہم دل کی رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں ○ جب

یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ

یَتَلَقَّى	الْمُتَلَقِّیٰنِ[2]	عَنِ الْیَمِیْنِ	وَ	عَنِ الشِّمَالِ
لیتے ہیں	دو لینے والے (فرشتے)	(ایک) دائیں طرف سے	اور	(دوسرا) بائیں طرف سے

اس سے لینے والے دو فرشتے لیتے ہیں، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب

قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ

قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾	مَا یَلْفِظُ	مِنْ قَوْلٍ	اِلَّا	لَدَیْهِ
بیٹھا ہوا (ہے)	وہ زبان سے نہیں نکالتا	کوئی بات	مگر	اس کے پاس

بیٹھا ہوا ہے ○ وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ

رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ

رَقِیْبٌ	عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾	وَ	جَآءَتْ	سَكْرَةُ الْمَوْتِ[3]
ایک محافظ (فرشتہ)	تیار بیٹھا ہوتا (ہے)	اور	آگئی	موت کی سختی

ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے ○ اور موت کی سختی حق کے ساتھ

لوگوں کے اعمال و اقوال لکھنے کا انتظام

موت کی سختی آنے کا بیان

1 ...... یہاں علم اور قدرت کے اعتبار سے قریب ہونا مراد ہے حسی طور پر قرب مراد نہیں۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بے نیاز ہے کیونکہ اس سے کچھ بھی چھپا نہیں، وہ نفس کے وسوسے تک جانتا ہے البتہ فرشتوں کا لکھنا اس حکمت سے ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص کے اعمال نامے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔ 3 ...... موت سے فرار ممکن نہیں بلکہ یہ بہر صورت آکر ہی رہے گی اور موت سے غافل رہنا، نزع کی حالت میں طاری ہونے والی سختیوں کی فکر نہ کرنا اور موت کے بعد برزخ اور حشر کی زندگی کے لئے کوئی تیاری نہ کرنا انتہائی نادانی ہے۔

روزِ قیامت کا ذکر

بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾ وَ نُفِخَ

بِالْحَقِّ (1)	ذٰلِكَ	مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾	وَ	نُفِخَ
حق کے ساتھ	یہ	(وہ ہے) جس سے تو بھاگتا تھا	اور	پھونک ماری جائے گی

آگئی، یہ وہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا ○ اور صُور میں

روزِ قیامت پیشی کے وقت کا حال اور نتیجہ

فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾ وَ جَآءَتْ

فِي الصُّوْرِ	ذٰلِكَ	يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾	وَ	جَآءَتْ
صور میں	یہ	وعید کا دن (ہے)	اور	آئے گی

پھونک ماری جائے گی، یہ عذاب کی وعید کا دن ہے ○ اور ہر جان

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ﴿٢١﴾ لَقَدْ

كُلُّ نَفْسٍ	مَّعَهَا	سَآئِقٌ	وَّ	شَهِيْدٌ ﴿٢١﴾ (2)	لَقَدْ
ہر جان	(اس طرح کہ) اس کے ساتھ	ایک ہانکنے والا	اور	ایک گواہ (ہوگا)	ضرور بیشک

یوں حاضر ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا ○ بیشک

كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ

كُنْتَ	فِيْ غَفْلَةٍ	مِّنْ هٰذَا	فَكَشَفْنَا	عَنْكَ
تو تھا	غفلت میں	اس سے	تو ہم نے اٹھادیا	تجھ سے

تو اس سے غفلت میں تھا تو ہم نے تجھ سے تیرا پردہ

کافر سے اس کے ساتھی فرشتہ کا کلام

غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾ وَ قَالَ

غِطَآءَكَ	فَبَصَرُكَ	الْيَوْمَ	حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾	وَ	قَالَ
تیرا پردہ	تو تیری نگاہ	آج	تیز (ہے)	اور	کہے گا

اٹھادیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے ○ اور اس کا ساتھی فرشتہ

1 ...... حق سے مراد حقیقی طور پر موت آنا ہے یا اس سے مراد آخرت کا معاملہ ہے جس کا انسان خود معائنہ کرتا ہے، یا اس سے مراد انجام کار سعادت اور شقاوت ہے۔

2 ...... ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ یا تو خود اس کا اپنا نفس ہوگا، یا اپنے بدن کے اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ ہوں گے، یا گواہ بھی فرشتہ ہی ہوگا۔

فرشتوں کو حکمِ الٰہی اور جہنم کے مستحق لوگوں کا بیان

قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا

قَرِيْنُهٗ	هٰذَا	مَا	لَدَيَّ	عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾	اَلْقِيَا
اس کا ساتھی (فرشتہ)	یہ (ہے)	جو	میرے پاس	تیار موجود (ہے)	(حکم ہوگا) تم دونوں ڈال دو

کہے گا: یہ ہے جو میرے پاس تیار موجود ہے ○ (حکم ہوگا) تم دونوں

فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

فِيْ جَهَنَّمَ	كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾	مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ	مُعْتَدٍ
جہنم میں	ہر بڑے ناشکرے، ہٹ دھرم (کو)	(جو) بھلائی سے بہت روکنے والا	حد سے بڑھنے والا

ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو جہنم میں ڈال دو ○ جو بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے بڑھنے والا،

مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ

مُّرِيْبٍ ﴿۲۵﴾ (1)	الَّذِيْ	جَعَلَ	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	فَاَلْقِيٰهُ
شک کرنے والا (ہے)	جس نے	ٹھہرالیا	اللہ کے ساتھ	دوسرا معبود	تو تم دونوں ڈال دو اسے

شک کرنے والا ہے ○ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں اسے

گمراہ کرنے کے الزام پر شیطان کا جواب

فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا

فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾	قَالَ	قَرِيْنُهٗ (2)	رَبَّنَا
سخت عذاب میں	کہے گا	اس کا ساتھی (شیطان)	اے ہمارے رب

سخت عذاب میں ڈال دو ○ اس کا ساتھی شیطان کہے گا: اے ہمارے رب!

روزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں کفار و شیاطین کا جھگڑا بے سود ہے

مَاۤ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ

مَاۤ اَطْغَيْتُهٗ	وَ	لٰكِنْ	كَانَ	فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾	قَالَ
میں نے سرکش نہیں بنایا اسے	اور	لیکن	وہ (خود ہی) تھا	دور کی گمراہی میں	(اللہ) فرمائے گا

میں نے اسے سرکش نہیں بنایا تھا، ہاں یہ خود ہی دور کی گمراہی میں تھا ○ اللہ فرمائے گا:

1 ...... ناشکری، ہٹ دھرمی، بھلائی سے روکنا، حد سے بڑھنا اور دین میں شک کرنا دخولِ جہنم کے اسباب ہیں، ان سے سب مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔

2 ...... قیامت کے دن جب کافر کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا تو اس وقت وہ کہے گا: اے ہمارے رب! مجھے اس شیطان نے ورغلایا اور کبھی بھی راہِ راست پر چلنے نہ دیا، اس لئے میں بے قصور ہوں۔ اس پر وہ شیطان جو دنیا میں اس پر مسلط تھا، کہے گا: اے ہمارے رب! میں نے اسے کبھی بھی سرکشی پر مجبور نہیں کیا تھا بلکہ میں تو اسے فقط مشورہ دیتا اور یہ اس پر عمل کرتا رہا اور گمراہی کی عمیق وادیوں میں جا گرا، لہٰذا میں اس سے بری ہوں۔

لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾

لَا تَخْتَصِمُوْا	لَدَیَّ	وَ	قَدْ	قَدَّمْتُ	اِلَیْكُمْ	بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾
تم نہ جھگڑو	میرے پاس	اور	بیشک	پہلے بھیج چکا تھا	تمہاری طرف	وعید

میرے پاس نہ جھگڑو، میں پہلے ہی تمہاری طرف عذاب کی وعید بھیج چکا تھا○

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَ مَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾ ع

مَا یُبَدَّلُ	الْقَوْلُ	لَدَیَّ	وَ	مَاۤ	اَنَا	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾
تبدیل نہیں کی جاتی	بات	میرے ہاں	اور	نہیں	میں	ظلم کرنے والا	بندوں پر

میرے ہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں○

ع ٢ ١٤/١٦

روزِ قیامت جہنم سے سوال اور اس کا جواب

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ

یَوْمَ	نَقُوْلُ	لِجَهَنَّمَ	هَلِ	امْتَلَاْتِ	وَ	تَقُوْلُ	هَلْ
(جس) دن	ہم فرمائیں گے	جہنم سے	کیا	تو بھر گئی	اور	وہ عرض کرے گی	کیا

جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے: کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی: کیا

مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾

مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾	وَ	اُزْلِفَتِ	الْجَنَّةُ	لِلْمُتَّقِیْنَ	غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾
کچھ زیادہ (ہے)	اور	قریب لائی جائے گی	جنت	پرہیزگاروں کے	(ان سے) دور نہ (ہو گی)

کچھ اور زیادہ ہے؟○ اور جنت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی، ان سے دور نہ ہو گی○

روزِ قیامت پرہیزگاروں کی عزت افزائی

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۲﴾ ج

هٰذَا	مَا	تُوْعَدُوْنَ	لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۲﴾ [1]
یہ (ہے)	(وہ جنت) جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا رہا	ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے

(کہا جائے گا:) یہ ہے وہ (جنت) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا، ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے○

[1]...... ”رجوع کرنے والے“ سے مراد وہ شخص ہے جو معصیت و نافرمانی کو چھوڑ کر اطاعت اختیار کرے۔ یا، وہ شخص ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے، پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے۔ ”حفاظت کرنے والے“ سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالٰی کے حکم کا لحاظ رکھے۔ یا، وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور اُن سے استغفار کرے۔ یا، وہ شخص ہے جو اللہ تعالٰی کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے۔

جنت کے مستحق لوگ اور ان کا عزت کے ساتھ جنت میں داخلہ

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِۙ ﴿۳۳﴾

مَنْ	خَشِیَ (1)	الرَّحْمٰنَ	بِالْغَیْبِ	وَ	جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ﴿۳۳﴾
جو	ڈرا	رحمٰن (سے)	دیکھے بغیر	اور	آیا رجوع کرنے والے دل کے ساتھ

جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا ○

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾

ادْخُلُوْهَا	بِسَلٰمٍ	ذٰلِكَ	یَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾
(فرمایا جائے گا) تم داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں	سلامتی کے ساتھ	یہ	ہمیشہ رہنے کا دن (ہے)

(ان سے فرمایا جائے گا) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے ○

اہلِ جنت پر انعامِ الٰہی

لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَ لَدَیْنَا

لَهُمْ	مَّا	یَشَآءُوْنَ	فِیْهَا	وَ	لَدَیْنَا
ان کے لیے (ہوں گی)	(وہ تمام چیزیں) جو	وہ چاہیں گے	اس (جنت) میں	اور	ہمارے پاس

ان کے لیے جنت میں وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس

سابقہ امتوں کی ہلاکت کی طرف اشارہ

مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ (2)	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ	هُمْ
(اس سے بھی) زیادہ (ہے)	اور	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	وہ

اس سے بھی زیادہ ہے ○ اور ان سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک فرما دیا، وہ

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِؕ هَلْ

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا	فَنَقَّبُوْا	فِی الْبِلَادِ	هَلْ
گرفت میں ان سے زیادہ سخت (تھے)	تو وہ جگہ جگہ پھرے	شہروں میں	(تاکہ دیکھیں) کیا

گرفت میں ان سے زیادہ سخت تھیں تو انہوں نے شہروں میں کوشش کی کہ کیا

1 ...... یعنی جو شخص عذابِ الٰہی کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتا، اطاعتِ الٰہی کرتا اور ایسے دل کے ساتھ آتا ہے جو اخلاص مند، اطاعت گزار اور صحیح العقیدہ ہو، ایسے لوگوں سے قیامت کے دن فرمایا جائے گا: بے خوف و خطر، امن اور اطمینان کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، نہ تمہیں عذاب ہو گا اور نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں گی، یہ جنت میں ہمیشہ رہنے کا دن ہے اور اب نہ فنا ہے نہ موت۔

2 ...... یہاں زیادہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اس کی تجلی ہے جس سے وہ لوگ ہر جمعہ کو دارِ کرامت میں نوازے جائیں گے۔

عبرت انگیز واقعات سے نصیحت حاصل کرنے والے لوگ

مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ

مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿٣٦﴾	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَذِكْرٰى	لِمَنْ كَانَ لَهٗ	قَلْبٌ (1)
کوئی بھاگنے کی جگہ (ہے)	بیشک	اس میں	ضرور نصیحت (ہے)	(اس) کیلئے جس کا ہے	دل

کوئی بھاگنے کی جگہ ہے ○ بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دِل رکھتا ہو

6 دن میں تخلیقِ کائنات

اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ﴿٣٧﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا

اَوْ	اَلْقَى	السَّمْعَ	وَ	هُوَ	شَهِیْدٌ ﴿٣٧﴾	وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا
یا	دھرے (لگائے)	کان	اور	وہ	(دل سے) حاضر ہو	اور	ضرور بیشک	ہم نے بنایا

یا کان لگائے اور وہ متوجہ ہو ○ اور بیشک ہم نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۖ وَّ

السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَا	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ	وَّ
آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	اور

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو صبر اور تسبیح کی تلقین

مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَ

مَا مَسَّنَا	مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ (2)	فَاصْبِرْ	عَلٰى	مَا	یَقُوْلُوْنَ	وَ
نہیں چھوئی ہمیں	کوئی تھکن	تو تم صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ کہتے ہیں	اور

ہمیں کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی ○ تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ ج

سَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ	وَ	قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾
پاکی بیان کرو	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	سورج طلوع ہونے سے پہلے	اور	غروب ہونے سے پہلے

سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو ○

1 ...... وعظ و نصیحت اور عبرت سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جس کے پاس عبرت پکڑنے والا دل ہو، غور سے سننے والے کان ہوں اور وہ دل سے حاضر رہ کر وعظ و نصیحت سنے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ تھکنے سے پاک ہے اور وہ اس پر قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالَم بنا دے لیکن وہ چونکہ ہر چیز کو حکمت کے تقاضے کے مطابق ہستی عطا فرماتا ہے اس لئے اس نے کائنات کو چھ دن میں تخلیق فرمایا۔ نیز اس میں بندوں کے لئے تعلیم بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہو کر جلدی نہیں کرتا تو تم مجبور ہونے کے باوجود کیوں جلد بازی کرتے ہو۔

اہوالِ قیامت کا بیان

وَ مِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَ

وَ	مِنَ الَّیْلِ	فَسَبِّحْهُ	وَ	اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾	وَ
اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم تسبیح کرو اس کی	اور	نمازوں کے بعد	اور

اور رات کے کچھ حصے میں اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد ○ اور

اسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۴۱﴾ یَّوْمَ

اسْتَمِعْ	یَوْمَ	یُنَادِ	الْمُنَادِ	مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۴۱﴾ (1)	یَّوْمَ
کان لگا کر سنو	(جس) دن	پکارے گا	ایک پکارنے والا	قریب کی جگہ سے	(جس) دن

کان لگا کر سنو جس دن ایک قریب کی جگہ سے پکارنے والا پکارے گا ○ جس دن

زندگی اور موت دینا اللہ کے اختیار میں ہے

یَّسْمَعُوْنَ الصَّیْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا

یَسْمَعُوْنَ	الصَّیْحَةَ (2)	بِالْحَقِّ	ذٰلِكَ	یَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾	اِنَّا
لوگ سنیں گے	ایک چیخ	حق کے ساتھ	یہ	(قبروں سے) باہر آنے کا دن (ہوگا)	بیشک

لوگ حق کے ساتھ ایک چیخ سنیں گے، یہ (قبروں سے) باہر آنے کا دن ہوگا ○ بیشک

روزِ قیامت قبروں سے نکلنے کی منظر کشی

نَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِیْتُ وَ اِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ﴿۴۳﴾ یَوْمَ

نَحْنُ	نُحْیٖ	وَ	نُمِیْتُ	وَ	اِلَیْنَا	الْمَصِیْرُ ﴿۴۳﴾	یَوْمَ
ہم	زندگی دیتے ہیں	اور	موت دیتے ہیں	اور	ہماری ہی طرف	پھرنا (ہے)	(جس) دن

ہم زندگی دیتے ہیں اور ہم موت دیتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھرنا ہے ○ جس دن

تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ

تَشَقَّقُ	الْاَرْضُ	عَنْهُمْ	سِرَاعًا	ذٰلِكَ	حَشْرٌ
پھٹ جائے گی	زمین	ان سے	(تو وہ) جلدی کرتے ہوئے (نکلیں گے)	یہ	حشر (جمع کرنا)

زمین ان پر سے پھٹ جائے گی تو وہ جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے، یہ حشر

1 ...... قریب کی جگہ سے بیت المقدس کا صخرہ مراد ہے۔ پکارنے والے سے مراد حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور آپ کی ندا یہ ہوگی: اے گلی ہوئی ہڈیو! بکھرے ہوئے جوڑو! ریزہ ریزہ شدہ گوشتو! پراگندہ بالو! اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لئے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے۔

2 ...... اس چیخ سے مراد دوسرا نفخہ ہے۔

عَلَيۡنَا يَسِيۡرٌ ﴿٤٤﴾ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ وَمَاۤ اَنۡتَ

عَلَيۡنَا	يَسِيۡرٌ ﴿٤٤﴾	نَحۡنُ	اَعۡلَمُ	بِمَا	يَقُوۡلُوۡنَ (1)	وَ	مَاۤ	اَنۡتَ
ہم پر	آسان ہے	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ کہتے ہیں	اور	نہیں	تم

ہم پر آسان ہے ○ ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں اور تم

عَلَيۡهِمۡ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ يَّخَافُ وَعِيۡدِ ﴿٤٥﴾ ع

٣ ع ١٦ ١٧

عَلَيۡهِمۡ	بِجَبَّارٍ	فَذَكِّرۡ	بِالۡقُرۡاٰنِ	مَنۡ	يَّخَافُ	وَعِيۡدِ ﴿٤٥﴾
ان پر	جبر کرنے والے	تو تم نصیحت کرو	قرآن سے	(اسے) جو	ڈرتا ہے	میری دھمکی (سے)

ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو تو اس شخص کو قرآن سے نصیحت کرو جو میری دھمکی سے ڈرے ○

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی اور ان کی ذمہ داری

آیات: 60 | رکوع: 03

سُوۡرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا ۙ﴿١﴾ فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ﴿٢﴾ فَالۡجٰرِيٰتِ يُسۡرًا ۙ﴿٣﴾

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا ﴿١﴾	فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ﴿٢﴾	فَالۡجٰرِيٰتِ يُسۡرًا ﴿٣﴾
بکھیر کر اڑا دینے والیوں کی قسم	پھر بوجھ اٹھانے والیوں (کی)	پھر آسانی سے چلنے والیوں (کی)

بکھیر کر اڑا دینے والیوں کی قسم ○ پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی ○ پھر آسانی سے چلنے والیوں کی ○

قیامت کے دن کا واقع ہونا بیان کیا گیا ہے۔ ہواؤں، بادلوں، کشتیوں اور فرشتوں کی قسم

1 ...... یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کفارِ قریش کا آپ کو جھٹلانا، قیامت کا انکار کرنا، ہماری قدرت میں تردد کرنا ہم سے چھپا ہوا نہیں ہے اور ہم ان سب کو اس کی سزا دیں گے اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں کہ انہیں طاقت کے ذریعے اسلام میں داخل کر دیں بلکہ آپ کی ذمہ داری دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے، لہٰذا آپ قرآن مجید کے ذریعے کافروں کو میرے عقاب سے، غافلوں کو میرے عذاب سے اور اطاعت گزاروں کو میرے عتاب سے ڈرائیں۔

کفارِ قریش کا باہمی اختلاف و محرومی

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾	اِنَّمَا	تُوْعَدُوْنَ (1)	لَصَادِقٌ ﴿۵﴾
پھر حکم کو تقسیم کرنے والیوں (کی)	بیشک جس کی	تمہیں وعید سنائی جارہی ہے	(وہ) ضرور سچ (ہے)

پھر حکم کو تقسیم کرنے والیوں کی ○ بیشک جس کی تمہیں وعید سنائی جارہی ہے وہ ضرور سچ ہے ○

وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾

وَّ	اِنَّ	الدِّيْنَ	لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾
اور	بیشک	بدلہ (دیا جانا)	ضرور واقع ہونے والا (ہے)	آرائش والے، راستوں والے آسمان کی قسم

اور بیشک بدلہ دیا جانا ضرور واقع ہونے والا ہے ○ راستوں والے آسمان کی قسم ○

اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾

اِنَّكُمْ	لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ (2)	يُّؤْفَكُ	عَنْهُ	مَنْ	اُفِكَ ﴿۹﴾
بیشک تم	ضرور مختلف بات میں (ہو)	اوندھا کیا جاتا ہے	اس (قرآن) سے	وہ جو	اوندھا کر دیا گیا ہو

تم طرح طرح کی بات میں ہو ○ اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جو اوندھا ہی کر دیا گیا ہو ○

گستاخانِ رسول کو اللہ کی طرف سے پُر جلال جواب

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

قُتِلَ	الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ (3)	الَّذِيْنَ	هُمْ	فِيْ غَمْرَةٍ	سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾
مارے جائیں	جھوٹے اندازے لگانے والے	وہ لوگ جو	وہ	نشے میں	بھولے ہوئے (ہیں)

جھوٹے اندازے لگانے والے مارے جائیں ○ جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ○

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

يَسْـَٔلُوْنَ	اَيَّانَ	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۲﴾	يَوْمَ	هُمْ	عَلَى النَّارِ	يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾
وہ پوچھتے ہیں	کب ہوگا	بدلہ (دیئے جانے) کا دن	(جس) دن	وہ	آگ پر	تپائے جائیں گے

پوچھتے ہیں کہ بدلے کا دن کب ہوگا؟ ○ (یہ اس دن واقع ہوگا) جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے ○

1 ...... جس بات کی وعید سنائی گئی اس سے مراد دوبارہ زندہ کیا جانا، اعمال کا حساب لیا جانا ہے اور اس کے سچے ہونے سے مراد یہ ہے کہ ایسا بہر صورت ہو کر رہے گا۔ 2 ...... اس سے مراد کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کبھی شاعر، کبھی جادوگر، کبھی کاہن اور کبھی مجنون کہنا، یونہی قرآنِ پاک کو کبھی شعر، کبھی جادو، کبھی کہانت اور کبھی اگلوں کی داستانیں کہنا ہے۔

3 ...... ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کریم کے بارے میں مختلف باتوں کے قائل تھے۔

پرہیزگاروں کا صلہ

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ

ذُوْقُوْا	فِتْنَتَكُمْ	هٰذَا	الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾	اِنَّ	الْمُتَّقِیْنَ
تم چکھو	اپنا عذاب	یہ (ہے)	وہ جس کی تم جلدی مچاتے تھے	بیشک	پرہیزگار لوگ

اور (فرمایا جائے گا) اپنا عذاب چکھو، یہ وہی عذاب ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ○ بیشک پرہیزگار لوگ

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾	اٰخِذِیْنَ	مَاۤ	اٰتٰىهُمْ	رَبُّهُمْ	اِنَّهُمْ
باغوں اور چشموں میں (ہوں گے)	لیتے ہوئے	جو	عطا کیا انہیں	ان کے رب (نے)	بیشک وہ

باغوں اور چشموں میں ہوں گے ○ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے، بیشک وہ

پرہیزگاروں کی صفات: قیام اللیل اور انفاق فی سبیل اللہ

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ؕ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

كَانُوْا	قَبْلَ ذٰلِكَ	مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾	كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾
تھے	اس سے پہلے	نیکیاں کرنے والے	وہ رات سے (میں) کم سویا کرتے تھے

اس سے پہلے نیکیاں کرنے والے تھے ○ وہ رات میں کم سویا کرتے تھے ○

وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

وَ	بِالْاَسْحَارِ	هُمْ	یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (1)	وَ	فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ	حَقٌّ
اور	رات کے آخری پہروں میں	وہ	بخشش مانگتے تھے	اور	ان کے مالوں میں	حق (تھا)

اور رات کے آخری پہروں میں بخشش مانگتے تھے ○ اور ان کے مالوں میں مانگنے والے

زمین، انسان اور آسمان میں قدرتِ الٰہی کی نشانیوں کی طرف اشارہ

لِّلسَّآىِٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ

لِّلسَّآىِٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ (2)	وَ	فِی الْاَرْضِ	اٰیٰتٌ	لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾	وَ
مانگنے والے اور محروم کا	اور	زمین میں	نشانیاں (ہیں)	یقین کرنے والوں کیلئے	اور

اور محروم کا حق تھا ○ اور زمین میں یقین والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور

(1)......رات کا آخری حصہ مغفرت طلب کرنے اور دعا کے لئے بہت موزوں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے ”ہمارا رب تعالٰی ہر رات اس وقت دنیا کے آسمان کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے ”کوئی ایسا ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے معافی چاہے تاکہ میں اسے بخش دوں۔ (بخاری، ۱/۳۸۸، الحدیث: ۱۱۴۵)

(2)......مانگنے والے سے مراد وہ ہے جو اپنی حاجت کے لئے لوگوں سے سوال کرے اور محروم سے مراد وہ ہے جو حاجت مند ہو اور حیاء کی وجہ سے سوال بھی نہ کرے۔

فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا

فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ	اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	فِي السَّمَآءِ	رِزْقُكُمْ [1]	وَ	مَا
تمہاری ذاتوں میں	تو کیا تم دیکھتے نہیں	اور	آسمان میں	تمہارا رزق (ہے)	اور	جس کا

خود تمہاری ذاتوں میں ،تو کیا تم دیکھتے نہیں ؟○ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ جس کا

حقانیت قرآن کا بیان

تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ

تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾	فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	اِنَّهٗ [2]	لَحَقٌّ
تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم	بیشک وہ	ضرور حق (ہے)

تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ○ تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم! بیشک یہ حق ہے

حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے معزز مہمانوں کے واقعہ کی طرف اشارہ

ع ۲۳/۱۸

مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع هَلْ اَتٰىكَ

مِّثْلَ	مَآ	اَنَّكُمْ	تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾	هَلْ	اَتٰىكَ
(اس) جیسی (زبان میں)	جو	کہ تم	تم بولتے ہو	کیا	آئی تمہارے پاس

ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو ○ اے حبیب! کیا تمہارے پاس

معزز مہمانوں کی بارگاہِ ابراہیم میں حاضری اور سلام و جواب

وقف لازم

حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا

حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ [3]	اِذْ	دَخَلُوْا	عَلَيْهِ	فَقَالُوْا
ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر	جب	وہ داخل ہوئے	اس پر	تو انہوں نے کہا

ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ○ جب وہ اس کے پاس آئے تو کہا:

مہمانوں کے سامنے بچھڑا پیش کرنا اور نہ کھانے پر مہمانوں سے سوال

سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ

سَلٰمًا	قَالَ	سَلٰمٌ	قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾	فَرَاغَ
سلام	(ابراہیم نے) فرمایا	سلام	اجنبی لوگ (ہیں)	پھر (ابراہیم) چپکے سے گیا

سلام، (ابراہیم نے) فرمایا، ”سلام“ اجنبی لوگ ہیں ○ پھر ابراہیم

1......رزق سے مراد بارش اور برف وغیرہ ہے اور ان کے آسمان میں ہونے سے مراد آسمان کی طرف سے نازل ہونا ہے یا آسمان میں رزق ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو بھی رزق تمہارا مقدر ہے وہ آسمان میں لکھا ہوا ہے، نیز آخرت کا وہ ثواب و عذاب بھی آسمان میں لکھا ہوا ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا ہے۔

2......اس سے مراد قرآن کریم، یا آسمان میں رزق ہونا، یا اُخروی ثواب و عذاب کا وعدہ ہے۔

3......معزز مہمانوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی خدمت میں معزز مہمان بن کر حاضر ہوئے تھے۔

خوف محسوس کرنے پر مہمانوں کی طرف سے تسلی اور بیٹے کی بشارت

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ کا اظہارِ تعجب اور فرشتوں کا جواب

اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ

اِلٰۤى اَهْلِهٖ	فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾	فَقَرَّبَهٗۤ	اِلَیْهِمْ	قَالَ
اپنے گھر والوں کی طرف	تو لے آیا ایک موٹا تازہ بچھڑا	پھر قریب کیا اسے	ان کی طرف	کہا

اپنے گھر والوں کی طرف گئے تو ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آئے ○ پھر اسے ان کے پاس رکھ دیا تو فرمایا:

اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ

اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾	فَاَوْجَسَ	مِنْهُمْ	خِیْفَةً	قَالُوْا	لَا تَخَفْ	وَ
کیا تم کھاتے نہیں	تو اس نے محسوس کیا	ان سے	خوف	انہوں نے کہا	آپ نہ ڈریں	اور

کیا تم کھاتے نہیں؟ ○ تو اپنے دل میں ان سے خوف محسوس کیا، (فرشتوں نے) عرض کی: آپ نہ ڈریں اور

بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ

بَشَّرُوْهُ	بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾	فَاَقْبَلَتِ	امْرَاَتُهٗ (1)	فِیْ صَرَّةٍ
انہوں نے بشارت دی اسے	ایک علم والے لڑکے کی	تو آئی	اس کی بیوی	چلاتے (کی حالت) میں

انہوں نے اسے ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی ○ تو ابراہیم کی بیوی چلاتی ہوئی آئی

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا

فَصَكَّتْ	وَجْهَهَا	وَ	قَالَتْ	عَجُوْزٌ	عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾	قَالُوْا
پھر ہاتھ مارا	اپنے چہرے (پر)	اور	کہا	بوڑھی	بانجھ عورت (بچہ جنے گی)	(فرشتوں نے) کہا

پھر اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہا: کیا بوڑھی بانجھ عورت (بچہ جنے گی۔) ○ فرشتوں نے کہا:

كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾

كَذٰلِكِ	قَالَ	رَبُّكِ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْحَكِیْمُ	الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾
اسی طرح	فرمایا	تمہارے رب (نے)	بیشک وہ	وہی	حکمت والا	علم والا (ہے)

تمہارے رب نے یونہی فرمایا ہے، بیشک وہی حکمت والا، علم والا ہے ○

1 ...... جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی تو یہ بات آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ حضرت سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی سن لی، اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا چلاتی ہوئی آئیں اور حیرت سے اپنے چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا: کیا وہ عورت بچہ جنے گی جو (90 یا 99 برس کی) بوڑھی ہے اور اس کے ہاں کبھی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ اس بات سے ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسی حالت میں بچہ ہونا انتہائی تعجب کی بات ہے۔